www.KitaboSunnat.com

اسلام میں
انسانی جان کی قدر و قیمت
اور
فلسفۂ جہاد

تالیف

مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبییض غلام مصطفیٰ فاروق

مکتبہ کتابُ و سنّت
ریحان چیمہ
ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت

اور

فلسفۂ جہاد

تالیف

ابو عدنان حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

و داعیہ متعاون : مرکز دعوت و ارشاد : الدمام

ترتیب و تبییض

مولانا غلام مصطفی فاروق

خطیب جامعہ شمس الہدیٰ، ڈسکہ

نشر و توزیع

مکتبہ کتاب و سنّت

ریحان چیمہ، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	....	اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد
تالیف	....	حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی
مرتب	....	مولانا غلام مصطفیٰ فاروق، ریحان چیمہ
تاریخ طباعت	....	اکتوبر 2000ء
تعداد	....	1100
قیمت	....	45 روپے

سٹاکسٹ: مکتبہ سلفیہ، 4-شیش محل روڈ، لاہور .... فون: 7237184

ملنے کے پتے:

- حدیث پبلیکیشنز، 2-شیش محل روڈ، لاہور .... فون: 7232808
- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور .... فون: 7321865
- اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور .... فون: 7351124
- مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، ڈاک خانہ بھوپالوالہ، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	عرضِ مرتب (مولانا مصطفیٰ فاروق)	7
2	پیش بندی	10
3	**اسلام میں انسانی جان کی قدروقیمت**	12
☼	انسانی تمدن اور قتل ناحق	12
4	**قتل ناحق قرآن کریم کی روشنی میں**	14
☼	تمام انسانوں کا قتل	14
☼	عباد الرحمٰن کی علامات	15
☼	قاتل کی سزا، جہنم	15
☼	حرام امور	15
☼	قتل ناحق حرام ہے	16
5	**قتل نا حق احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں**	18
☼	سب سے پہلا فیصلہ	19
☼	قاتل ناحق	19
☼	قاتل ومقتول جہنم میں	21

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار
22	☼ مقتول دربار الٰہی میں	
23	ذمی کے قتل پر وعید شدید	
24	☼ ذمی وغیرہ کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا	
27	☼ قتل ناحق بدترین جرم	
27	☼ قاتل کا ظلم کئی لوگوں پر	
29	**خودکشی**	6
29	☼ خودکشی اور موجودہ دور	
31	**خودکشی کی حرمت قرآن کریم کی رو سے**	7
31	☼ ”لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ“ کی تفسیر میں دو قول	
32	☼ پہلا قول	
32	☼ دوسرا قول	
32	☼ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا دلچسپ واقعہ	
34	**خودکشی کی حرمت ۔احادیث کی روسے**	8
34	☼ خودکشی کرنے والا جہنم کی آگ میں	
36	☼ خودکشی کرنے والے پر جنت حرام	
38	☼ ایک عبرت ناک واقعہ	
40	☼ کیا خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟	
40	☼ خودکشی کرنے والے کا جنازہ اہل علم وفضل نہ پڑھیں	
42	**بچوں کا قتل اور نسل کشی**	9

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
	☼ نسل کشی مشرکوں کا فعل	42
	☼ امام رازی رحمہ اللہ	43
	☼ قتل اولاد کی حرمت و ممانعت	44
	☼ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھے ہیں	45
	☼ ایک دقیق نکتہ	45
	☼ عورتوں سے اولاد کو قتل نہ کرنے کی بیعت	46
	☼ کتمان جنین کی ممانعت	47
10	**بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ**	48
	☼ عہد جاہلیت میں قتل کی تین صورتیں	49
	☼ فیملی پلاننگ یا خاندانی منصوبہ بندی	50
	☼ عزل کرنا	51
	☼ ایک تعارض اور اس کا حل	52
11	**احترام نفس کی اسلامی تعلیم کا دنیا پر اخلاقی اثر**	55
12	**قتل بالحق اور قتل نا حق میں فرق**	59
	☼ حدود و تعزیرات کی ضرورت	60
	☼ حکم قصاص	60
	☼ ظالم و مظلوم کی مدد	61
	☼ اقامت حدود موجب رحمت	63
	☼ اعتدال و توسط	64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
☼	ناگزیر خون ریزی	64
13	**قوموں کے اجتماعی فتنہ و فساد کا استیصال و بیخ کنی**	66
14	**جہاد کی مصلحت**	68
☼	فلسفہ جہاد	69
☼	تلوار اٹھانے کا حکم	70
☼	مظلوموں کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑانے کا حکم	71
☼	انسان کیلئے دو ہی راہیں...... عزت وشرف یا موت	74
☼	حفاظت دین اسلام اور مدافعت دیار اسلامیہ کا حکم	75
15	**دفاعی جہاد اور اس کی متعدد صورتیں**	77
☼	ظلم وتعدی کے جواب میں جہاد کرنا	77
☼	راہ حق کی حفاظت کیلئے جہاد کرنا	79
☼	دغابازی وعہد شکنی کرنے والوں کو ان کے اس فعل کی پاداش میں سزا دینے کیلئے جہاد کرنا	82
☼	اندرونی دشمنوں کا استیصال وبیخ کنی	83
☼	حفاظت امت کیلئے جہاد کرنا	85
☼	اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کا مطلب	86
☼	مظلوم مسلمانوں کی حمایت کیلئے جہاد کرنا	87
☼	نصرت کا تعلق دین کے ساتھ	89
☼	مستقل فوج کی ضرورت	90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مرتب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ، عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ. ﴾

"اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد" کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کو میں نے نہ صرف لفظ بلفظ پڑھا ہے بلکہ اسے کتابی شکل میں ترتیب دینے کے لئے لکھا بھی ہے کیونکہ یہ کتاب فاضل جلیل حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی حفظہ اللہ (ترجمان سپریم کورٹ الخیر وداعیہ متعاون بمرکز الدعوة والارشاد بالدمام) کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جو متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران اُنہوں نے امارات القیوین کے ریڈیو اسٹیشن کی اُردو سروس سے اپنے روزانہ نشر ہونے والے پروگرام "دین و دُنیا" کے تحت پیش کیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ یہ اُن کی اُنہی تقاریر کے تحریری اسکرپٹ ہیں جنہیں میں نے شروع کے خطبات وابتدائیہ اور آخر کے اختتامی کلمات کو حذف کر کے ایک مستقل شکل دے دی ہے۔

مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ اپنے ریڈیائی پروگرام انتہائی محنت و جانفشانی اور پوری لگن و دلجمعی سے ترتیب دیتے ہیں اور پھر موضوع کو کئی کئی ماہ تک مسلسل بیان کر کے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ جب تک اس موضوع کے تمام پہلو کا احاطہ کر کے وضاحت نہ کر دیں دوسرا موضوع شروع نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیجی ممالک میں ان کی تقاریر علمی اور عوامی حلقوں میں انتہائی مقبول ہیں اور ان کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ امارات کے تقریباً ہر ریکارڈنگ سنٹر سے بآسانی مل جاتے ہیں اور لاکھوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ میں نے خود اپنے متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران چالیس ہزار سے زائد کیسٹیں تقسیم کیں ہیں۔

ہم نے جہادِ اسلامی کے موضوع پر نشر شدہ تمام پروگرامز کو مختلف عنوانات میں تقسیم کر کے ترتیب دے دیا ہے اُنہی میں سے ایک یہ کتاب ''اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد'' بھی ہے۔

میں محترم مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اپنی تقاریر کے مسودات مجھے عنایت فرما کر اُنہیں کتابی شکل میں مرتب کرنے کا موقع مہیا فرمایا: جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اِسی طرح ہی فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ ارشاد الحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی و داعیہ بمرکز الدعوۃ والارشاد مقیم الذید شارجہ متحدہ عرب امارات) کا بھی شکر گزار ہوں کہ ترتیب و تخریج میں اُن کا تعاون بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاملِ حال رہا۔ وَفقنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاہُ لِلْخَیْرِ۔

اس کتاب میں اصل محنت و نظر سوزی تو مولانا قمر صاحب نے ہی کی ہے اور میں نے انہی سے مسودات لے کر اپنی حد تک بھرپور کوشش کی ہے کہ پروگراموں یا تقاریر میں ربط برقرار رہے۔ مسودہ کی از سرِ نو ترتیب و تبییض کے دوران بھی محترم قمر صاحب کا علمی تعاون اور اُن کے مفید مشورے بلکہ ہدایات ملتی رہیں۔ لیکن پھر بھی اگر کہیں تکرار یا ربط و ترتیب میں کوئی نقص و کمزوری نظر آئے تو وہ میری طرف سے ہے۔

کتاب کی ترتیب کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ اپنے موضوع کی یہ بڑی جامع مانع کتاب ہے اور قارئین کے لئے ان شاء اللہ بڑی مفید ثابت ہوگی

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مولانا قمر صاحب کے اس عمل کو ان کے میزان حسنات میں قبول فرمائے اور میرے لئے بھی اِسے باعثِ اجر و ثواب بنائے اور اس کی طباعت و اشاعت میں شرکت کرنے والے تمام احباب کو بھی دُنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)۔

غلام مصطفی فاروق
ریحان چیمہ، ضلع سیالکوٹ

29 زیقعد 1420 ہجری
7 مارچ 2000ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش بندی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ...... اَمَّا بَعْدُ ! ﴾

معزز قارئین!

السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین کی اردو سروس سے سالہا سال تک مختلف اسلامی موضوعات پر روزانہ ایک پروگرام ''دین ودنیا'' پیش کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اسی دوران ''جہاد اسلامی'' کے مختلف پہلوؤں پر بھی گفتگو کا موقع ملا۔

زیرِ نظر کتاب ''اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد'' کو موضوع

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بحث بنایا گیا ہے تاکہ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ اسلام میں تو انسانی جان کی بڑی قدر و قیمت ہے۔ اسلامی قانون میں قتل ناحق کی سخت سزا ہے۔ اسی طرح خود کشی، بچوں کا قتل اور نسل کشی وغیرہ پر بھی سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسلام میں بوقت ضرورت ''جہاد'' کرنے کی بھی ترغیب موجود ہے؟ جس میں کہ غار کی جانوں کا ضیاع اور مسلمان مجاہدین کی شہادتوں کا بھی امکان رہتا ہے تو پھر اس جہاد کا فلسفہ کیا ہے؟ انہی امور کی وضاحت آپ اس کتاب میں پائیں گے۔

ریڈیو پروگراموں کو کتابی شکل میں منتقل کرنے پر اپنے فاضل عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (خطیب جامعہ مسجد شمس الھدی، ڈسکہ) کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مرتب اور طباعت و اشاعت کے مراحل میں تعاون کرنے والوں کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور دنیا و آخرت میں جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

2 ذیقعد 1420ھ
8 فروری 2000ء

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
وداعیہ متعاون۔ مراکز دعوت و ارشاد
الخبر۔ سعودی عرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت

انسانی تمدن اور قتل ناحق:

جہاد اسلامی کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ پہلے انسانی تمدن اور پھر کتاب وسنت کے حوالہ سے انسانی جان کی قدر و قیمت کا تعین کر لیں تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ انسانی تمدن کی بنیاد جس قانون پر قائم ہے۔ اس کی سب سے پہلی دفعہ ہی یہ ہے کہ انسان کی جان اور اس کا خون قابل احترام ہیں اور انسانی حقوق میں اولین حق زندہ رہنے کا حق ہے اور اس کے تمدنی فرائض میں سے پہلا فرض دوسروں کو زندہ رہنے دینے کا فرض ہے اور دنیا کی جتنی بھی شریعتیں اور مہذب قوانین ہیں ان سب میں احترام نفس کا اخلاقی اصول ضرور موجود ہے اور ہر عقل مند شخص خود سمجھ سکتا ہے کہ اگر انسانی جان کی کوئی قیمت و احترام اور اس کی حفاظت کا معقول بندوبست نہ ہو تو پھر چار آدمی کیسے مل جل کر رہ سکتے ہیں اور اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع نظر اگر خالص انسانیت کی نظر سے بھی دیکھا جائے تب بھی کسی ذاتی غرض یا عداوت کی بناء پر اپنے دوسرے کسی ہم جنس کو قتل کرنا بدترین فسادات و سنگدلی ہے اور دنیا کے سیاسی قوانین تو حیات انسانی کے اس احترام کو صرف سزا کے خوف اور قوت کے زور سے قائم کرتے ہیں۔ مگر ایک سچے مذہب کا کام دلوں میں اس کی صحیح قدر و قیمت پیدا کر دینا ہے تاکہ جہاں انسانی تعزیر اور پولیس کا خوف نہ ہو وہاں بھی بنی آدم ایک دوسرے کے قتل ناحق سے محترز رہیں (۱)

☆☆☆

۱ – مختصراً از الجہاد فی الاسلام ۲۳۔۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل ناحق قرآن کریم کی روشنی میں

اس نقطہ نظر سے احترام نفس کی صحیح و مؤثر تعلیم کو دلنشین کرانے کے لیے قرآن کریم میں جا بجا مختلف پیرایوں میں اور متعدد اسلوب سے اللہ تعالی نے وضاحتیں فرمائی ہیں۔

تمام انسانوں کا قتل

سورۃ مائدہ میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا واقعہ ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے ایک نے دوسرے کو ظلماً قتل کر دیا تھا۔ ان کے اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا.﴾ (۲)

اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی

۲- سورۃ مائدہ: ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو بچایا۔

عباد الرحمٰن کی علامات

سورۃ فرقان میں اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا

﴿ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴾. (۳)

(رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو) اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

قاتل کی سزا جہنم

سورۃ نساء میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾

(۴)

جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

حرام امور

سورۃ انعام میں ارشاد ربانی ہے:

۳- سورۃ فرقان: ۶۸ ۴- سورۃ نساء: ۹۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ، ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۵)

(اے نبی ﷺ) ان سے کہو دو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا (اور پابندی لگائی) ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ خواہ وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے محترم ٹھہرایا ہے، ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے۔ شائد کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

قتل ناحق حرام ہے

سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا. وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا وَلَا تَقْتُلُوا

۵۔ سورۃ انعام: ۱۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّہٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِی الْقَتْلِ اِنَّہٗ کَانَ مَنْصُوْرًا﴿۶﴾

اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔ زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔ قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے اور چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے اس کی مدد کی جائے گی۔ (یعنی اسلامی نظام عدالت کے ذریعے)

قرآن کریم کی ان آیات اور احترام نفس کی اس تعلیم کے اولین مخاطب وہ عرب تھے، جن کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت ہی نہ تھی اور جو اپنے ذاتی فائدے کی خاطر اپنی اولاد جیسی متاع عزیز کو بھی ہلاک کر دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کی طبیعتوں کی اصلاح کے لیے خود بھی ہمیشہ احترام نفس کی تلقین فرماتے رہتے تھے اور یہ تلقین ہمیشہ نہایت مؤثر انداز سے ہوا کرتی تھی۔ احادیث شریفہ میں بکثرت ایسے ارشادات پائے جاتے ہیں جن میں بے گناہ کا ناحق خون بہانے کو بدترین گناہ قرار دیا گیا ہے اور انہی آیات قرآنیہ اور ارشادات نبویہ کے پیش نظر اہل علم نے کسی کے ناحق قتل کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے۔ (۷)

۶- سورۃ بنی اسرائیل ۳۱، ۳۲، ۳۳
۷- الزواجر للھیثمی ۸۸/۲ تا ۹۵ طبع بیروت کتاب الکبائر للذھبی ص ۱۱ تا ۱۴ بتحقیق محمد عبدالرزاق مدرس حرم مکی کتاب الکبائر شیخ محمد بن عبدالوھاب طبع دار الافتاء السعودیہ ص ۵۶۔۵۷ تطھیر المجتمعات لاحمد بن حجر قاضی قطر: ۱۲۶۔۱۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل ناحق حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں

ہلاکت انگیز گناہ

صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و نسائی اور دیگر کتب حدیث میں مذکور مشہور و معروف حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ ، وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ الرِّبَا وَ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ التَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ (۸)

سات ہلاکت انگیز گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا ''وہ کون کون سے ہیں؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' 1۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ 2۔ جادو کرنا۔ 3۔ اس نفس کو ناحق قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ 4۔ سود کھانا۔ 5۔ یتیم کا مال کھانا۔ 6۔ جان بچانے کی غرض سے میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا اور 7۔ بھولی بھالی پاکدامن

۸- الترغيب والترهيب للمنذری ۳۲۸/۴ بخاری (۲۷۶۶) مسلم ۸۳/۲/۱ صحيح ابی داود حديث (۲۴۹۸) صحيح نسائی (۳۴۳۲) صحيح الجامع (۱۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

سب سے پہلے فیصلہ

جبکہ صحیحین اور ابوداؤد کے سوا سنن اربعہ میں خون کے معاملات کی اہمیت بتاتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى الدِّمَاءِ﴾ (۹)

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلا جو فیصلہ کیا جائیگا وہ خونوں کی بابت ہوگا۔

اور نسائی شریف کی ایک دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِى الدِّمَاءِ﴾. (۱۰)

سب سے پہلے (قیامت کے دن) بندہ سے نماز کی بابت پرستش ہوگی اور لوگوں کے درمیان سب سے اولین خون کے کیس یا دعوے میں ہوگا۔

خون ناحق

صحیح بخاری ومستدرک حاکم میں ارشاد رسول ﷺ ہے:

﴿لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِى فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا

۹- الترغیب والترھیب ۲۹۲/۳ طبع بیروت ، بخاری مع الفتح حدیث (۶۸۶۴) ، مسلم مع نووی(۱۶۶/۱/۶ صحیح نسائی ۸۴۰/۳، ابن ماجه (۲۶۱۵) صحیح الجامع (۲۵۷۷)

۱۰- حواله بالا صحیح نسائی ۸۳۹/۳ حدیث (۳۷۲۶) صحیح الجامع (۲۵۸۲) الصحیحه ۳۲۸/۴ حدیث (۱۷۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَرَامًا﴾

مومن اس وقت تک اپنے دین کی وسعت و کشادگی میں ہوتا ہے جب تک کہ خون حرام (قتل ناحق) سے دامن آلودہ نہ ہو جائے۔

یہ ارشاد نبوی ﷺ بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِیْهَا سَفْکَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَیْرِ حِلِّهٖ﴾. (۱۱)

جن ہلاکت خیز امور میں اپنے آپ کو ڈالنے کے بعد نجات نہیں ان میں وہ خون ناحق بہانا بھی شامل ہے جو حرام ہو۔

اور صحیح مسلم وترمذی اور نسائی میں (الترمذی موقوفاً و مدفوعاً اور رجع الموقوف) ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ﴾ (۱۱۲)

کسی مسلمان کے قتل ناحق سے پوری دنیا کی ہلاکت اللہ کے نزدیک گوارا ہے۔

اور ابن ماجہ وبیہقی میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَیْرِ حَقٍّ﴾ (۱۳)

---

۱۱ - الترغیب والترھیب ۳/۲۹۳ بخاری مع الفتح (۶۸۶۳، ۶۹۶۲)

۱۲ - حوالہ بالا، صحیح ترمذی۔حدیث (۱۱۲۶) صحیح نسائی حدیث (۳۷۲۲) صحیح الجامع (۵۰۷۷)
یہ روایت مسلم میں نہیں ہے۔

۱۳ - حوالہ بالا، ابن ماجہ (۲۶۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی مسلمان کے قتل ناحق سے پوری دنیا کی ہلاکت اللہ کے نزدیک گوارا ہے۔

اورنسائی وبیہقی کی حدیث میں ہے۔

﴿قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا﴾ (۱۴)

ایک مومن کا قتل ناحق اللہ کے نزدیک پوری دنیا کی ہلاکت سے بھی زیادہ بڑا ہے۔

قاتل ومقتول جہنم میں

صحیح بخاری ومسلم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَا الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ﴾

جب دو مسلمان ایک دوسرے کے خلاف تلواریں اٹھا کر رو برو ہو جائیں تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

روای حدیث صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ قاتل تو جہنم میں گیا مگر مقتول کیوں جہنم میں جائے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ﴾ (۱۵)

---

۱۴ – الترغیب ۳/۲۹۴، طبع بیروت، صحیح نسائی حدیث (۳۷۲۵) صحیح الجامع (۴۳۶۱)

۱۵ ـ مشکوۃ ۲/۱۰۵۱ بتحقیق الالبانی بخاری مع الفتح حدیث (۶۸۷۵) مسلم مع نووی ۱۱/۱۸/۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ (مقتول بھی تو) اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

یعنی یہ الگ بات ہے کہ اس کا داؤ نہ چلا اور وہ مارا گیا لیکن اگر اس کا داؤ چل جاتا تو وہ بھی اسے قتل کرنے سے نہ چوکتا۔ یہ وجہ ہے کہ ارادہ قتل کہ بنا کی پر وہ مقتول بھی جہنم میں جائے گا۔ ہاں اگر کوئی دوسرے کے قتل کے درپے نہ ہو بلکہ محض اپنا دفاع کر رہا ہو تو پھر دوسری بات ہے۔ بلکہ ایسے میں قتل ہونے والے کو شہید قرار دیا گیا ہے اور قتل ناحق کی شناعت و برائی کا اندازہ تو اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ حجۃ الوداع کے معروف خطبہ میں آپ ﷺ نے جن امور کی طرف بطور خاص توجہ دلائی تھی۔ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث کے مطابق ان میں یہ بھی تھا۔

﴿لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا؛ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾ (۱۶)

میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

مقتول دربار الٰہی میں

ترمذی و طبرانی اوسط میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کے دن ظلماً قتل کیا گیا شخص اس طرح آئے گا کہ ایک ہاتھ میں اپنا کٹا ہوا سر لٹکائے ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے ہوگا اور اس کی شہ رگ سے خون ابل رہا ہوگا۔ اسی حالت میں وہ قاتل کو عرش الٰہی کے پاس لے جائے گا اور کہے گا یہی ہے وہ جس نے مجھے قتل کیا، اللہ رب العزت قاتل سے کہے گا۔

---

۱۶ — حوالہ بالا بخاری مع الفتح حدیث (۷۰۸۰) ۱۳/۲۹) مسلم مع نووی ۱/۲/۵۵.۵۶ صحیح ابی داود حدیث (۳۹۲۰) صحیح نسائی حدیث (۳۸۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿تَعِسْتَ وَ يُذْهَبُ بِهِ اِلَى النَّارِ﴾[۱۷]

تو ہلاک ہو گیا پھر اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

ذمی کے قتل پر وعید شدید

مومن و مسلمان کے قتل کی طرح وہ کفار جو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ امن و صلح کئے ہوئے ہوں اور وہ غیر مسلم جو ذمی کی حیثیت سے مسلمانوں کے ممالک میں رہتے ہوں ان کے قتل پر بھی بڑی وعید آئی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ عَامًا﴾[۱۸]

جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہو جائے گی۔

نسائی شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ عَامًا﴾[۱۹]

جس نے ذمیوں میں سے کسی کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس

۱۷۔الترغیب والترھیب ۲۳۲/۳۱/۴ قال المنزری حسنہ الترمزی ورواہ الطبرانی رواہ الصحیح واللفظ لہ طبع بیروت

۱۸۔الترغیب والترھیب بیحقیق عبدالمحید محی الدین طبع مصر ۳۳۳/۴ بخاری مع الفتح ۳۱۶۶)

۱۹۔بحوالہ بالا صحیح نسائی حدیث (۴۴۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گی۔

ایسے ہی ابوداؤد اور صحیح ابن حبان میں بھی اہل ذمہ اور اہل معاہدہ کے قتل پر وعید آئی ہے۔ (۲۰)

ذمی وغیر ذمی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

مصالح واحکام قصاص کے سلسلہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾ (۲۱)

تم پر (ناحق) مقتولین کے بارے میں قصاص لکھ دیا گیا ہے۔

اور اس کی اگلی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (۲۲)

اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

اور صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں وارد بعض احادیث کی رو سے مسلمان کو کافر کے عوض بطور قصاص قتل نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ﴾ (۲۳)

کوئی بھی مسلمان کسی کافر کے عوض (بطور قصاص) قتل نہیں کیا جائے گا۔

اور سنن ابی داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:

---

۲۰ – الترغیب والترھیب ۳۲۳/۴، ۳۲۴ طبع مصر ، صحیح ابی داود حدیث (۲۳۹۸)
۲۱ – سورۃ بقرہ الایۃ = ۱۷۸
۲۲ – ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ عَلٰى يَدٍ مِنْ سَوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ﴾ (۲۴)

تمام مسلمان آپس میں قصاص و دیت میں برابر ہیں اور ان کا ادنی بھی انکے ذمہ کو پورا کرنیکی کوشش کرے (یعنی ہر مسلمان کافر کو پناہ دے سکتا ہے۔) اور جو ان سے دور ہوں انہیں ان پر لوٹائے اور غیر مسلموں کے مقابلہ میں وہ ایک ہاتھ کا درجہ رکھتے ہیں۔ خبردار کوئی بھی مسلمان کافر سے بدلے میں (قصاص کے) قتل نہیں کیا جائے گا۔

ان احادیث میں صراحت ہے کہ مسلمان کو کسی بھی حالت میں کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے مرد و زن، ذمی و غیر ذمی کا کوئی فرق نہیں کیا جبکہ حدیث میں مالک و غلام کے مابین بھی کوئی فرق نہیں آیا بلکہ ترمذی شریف میں ایک متکلم فیہ روایت میں ہے۔

﴿وَمَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ﴾ (۲۵)

اور جس کسی نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اسے (اس کے بدلہ میں) میں قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضا کاٹ دیئے تو ہم بھی اس کے اعضا کاٹ دیں گے۔

۲۴- بخاری مع الفتح حدیث (۲۹۰۳) ۲۵۶/۱۲

۲۵- صحیح ابی داود حدیث (۳۷۹۷، ۲۳۹۰) صحیح نسائی حدیث (۲۴۱۲، ۲۴۱۳) مستدرک حاکم ۱۴۱/۲۱ ابن ماجہ (۲۶۸۳، ۲۶۲۸۴، ۲۶۸۵) صحیح الجامع (۶۶۶۶، ۶۷۱۲) مسند احمد ۱۲۲/۱، ۱۹۲، و طبرانی کبیر حدیث (۴۷۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کا سر پتھر سے کچل دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو یہودی نے اقبال جرم کر لیا۔

﴿فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَّ رَاْسَهُ بِالْحِجَارَةِ﴾ (۲۶)

پس اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم صادر فرمایا تو اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

ان نصوص کے برعکس فقہ حنفی میں آزاد، غلام اور مسلم و ذمی کے بارے میں دوسرے احکام ہیں مثلاً:

1- ہدایہ اور کنز الدقائق وغیرہ میں ہے:

﴿يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِ﴾ (۲۷)

کافر ذمی کے قصاص و بدلہ میں مسلمانوں کو قتل کیا جائے گا۔

2- ایسے ہی ہدایہ اور کنز الدقائق میں ہے:

﴿لاَ قِصَاصَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمِرْاةِ وَلاَبَيْنَ الْحُرِّ وَ الْعَبْدِ﴾ (۲۸)

مرد وعورت اور آزاد و غلام کے مابین قصاص نہیں ہے۔

(یعنی مرد کو عورت کے بدلے میں اور آزاد کو غلام کے عوض بطور قصاص قتل نہیں کیا

۲۶- سنن ابی داود حدیث (۴۵۱۶) ضعیف ابی داود حدیث (۴۵۱۵،۹۷۴) بحوالہ ضعیف الترمذی ص ۱۶۱ ضعیف ابن ماجہ (۵۷۹)، مسند احمد ۱۰/۵ . سنن الدرامی ۲/ ۱۹۱ سنن النسائی ۸/ ۲۰، ۲۱ کتاب القسامہ باب العقود من السید.

۲۷- بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۸۴) مسلم مع نووی ۶/۱۱/۱۵۹ ۲۷۹

۲۸-ہدایہ باب ما یوجب القصاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا اور یہ نصوص کی ظاہر خلاف ورزی ہے

﴿نَسْاَلُ اللّٰہُ الْعفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ﴾

قتل ناحق بدترین جرم ہے

پچھلے اوراق کے مطالعہ سے یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ قتل ناحق اور خونریزی کو کیسا بدترین جرم اور ذلیل و رسوا کن فعل بتایا گیا ہے۔ ایسے جرم کا ارتکاب تو صرف وہی کرسکتا ہے جو ایمان سے تہی دست، عقل سے کوسوں دور اور انسان کے بھیس میں چھپا ہوا درندہ ہو ورنہ جس کے اندر ایمان کی رمق اور عقل کا ذرہ بھی ہوگا وہ اپنے دینی بھائی یا ہم جنس انسان کو ہرگز قتل نہیں کرسکتا مگر افسوس کہ آج مسلمان، مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ خون ناحق عام ہے۔ بے گناہ بچوں اور معصوم عورتوں کو کیڑوں مکوڑوں کی طرح مسلا جا رہا ہے۔ گھروں کو برباد اور بستیوں کو ویران کیا جا رہا ہے اور شیطان کا داؤ لگا ہوا ہے۔ خون ناحق سے رنگے ہاتھوں والے بھی اپنی مسلمانی پر کوئی حرف آیا نہیں مانتے۔

ایسا درندہ صفت انسان نما بھیڑیا ایک قتل کر کے کتنے لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔ اس کا شائد اسے اندازہ نہ ہو۔

قاتل کا ظلم کئی لوگوں پر

1- پہلا ظلم تو اس نے اپنے آپ پر کیا کہ قصاص کا مستوجب بنا۔ دردناک عذاب کا مستحق ہوا۔

2- دوسرا ظلم اپنے خاندان پر کیا جو قصاص کی شکل میں اس سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3- تیسرا ظلم مقتول پر ہوا جس کی زندگی کا اس نے چراغ ہی گل کر دیا ہے۔

4- چوتھا ظلم ان بچوں پر ہوا جو باپ کی شفقت پدری سے محروم اور یتیم ہوئے۔

5- پانچواں ظلم اس عورت پر ہوا جس کا سہاگ اجڑ گیا۔

6- چھٹا ظلم ان بوڑھے ماں باپ پر ہوا جن کا سہارا چھن گیا۔

7- ساتواں ظلم ان مردوں اور عورتوں پر ہوا جن کا بھائی انہیں داغ مفارقت دے گیا۔

وعلی هذا القیاس پھر قاتل کے خاندان اور مقتول کے وارثوں میں ٹھن گئی اور خونریزی اور قتل و غارت کا ایک سلسلہ فتنہ و فساد کی شکل میں پیدا ہو گیا۔ جس میں نہیں معلوم آئندہ کتنی لاشیں تڑپیں گی اور کیسی خون کی ندیاں بہیں گی۔ یہ سب قتل ناحق کا نتیجہ ہے۔ یہ وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس جرم کا رشتہ شرک و جادو کے ساتھ جوڑ کر اسے بدترین گناہوں میں شمار فرمایا ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودکشی

اسلامی تعلیمات کا کمال دیکھیں کہ انسانی جان کی قدر و قیمت اور کسی کے خون ناحق کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ جان چاہے کسی کی ہو یا اپنی۔ خون چاہے کسی کا ہو یا اپنا بہر حال و بہر صورت اس کا ناحق بہانا حرام ہے اور جس طرح کسی کو ناحق قتل کرنا بدترین گناہ ہے اسی طرح ہی خود اپنی جان لینا اور خودکشی کر لینا بھی حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

خودکشی اور موجودہ دور:

خودکشی کے واقعات آجکل روزمرہ کا عام مشاہدہ بن چکے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایسی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں جگہ کے ایک اسٹوڈنٹ (طالب علم) نے ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے، یا کسی دوسرے امتحان میں فیل ہو جانے کی خبر سن کر خودکشی کر لی ہے۔ بعض لوگ فقر و غربت کے ہاتھوں یا قرضوں کے بوجھ تلے دب جانے کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے کسی لخت جگر سے دل برداشتہ ہو کر یا اپنی محبوبہ کی بے وفائی کو برداشت نہ کر سکا اور جان دے بیٹھا۔ قضا و قدر اور قسمت و مقدر پر ایمان نہ رکھنے والے لوگوں میں سے کوئی اپنے اوپر تیل چھڑک لیتا اور آگ کی نذر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔ کوئی خواب آور گولیاں زیادہ کھا لیتا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو دریاؤں کی لہروں کے سپرد کر دیتا ہے۔ کوئی ریل گاڑی کے نیچے آ کر اپنے آپ کو کچل لیتا ہے۔ کوئی پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر لٹک جاتا ہے اور کوئی زہر یا زہریلی دوا سے حرام موت مر جاتا ہے یہ سب ایمان و یقین کی دولت سے تہی دستی، بدحواسی و نادانی اور بزدلی کا نتیجہ ہے اور انسان کی اپنی زندگی بھی چونکہ اس کے حق میں اللہ تعالی کا ایک انعام و نعمت اور قدرت کا ایک زریں عطیہ ہوتی ہے لہذا جو شخص غیر طبعی و غیر فطری طریقہ سے اس نعمت کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور جان بوجھ کر خودکشی کر لیتا ہے۔ اس کے اس اقدام کو ہی کفران نعمت کا گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے۔ [۲۹]

اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بڑی وعیدیں اور سزائیں سنائی ہیں۔ اور اس فعل قبیح سے منع کیا ہے۔

☆☆☆

۲۹- هدایه باب القصاص فیما دون النفس، کنز الدقائق، قاسمی دیو بند ص ۲۹۳ بحواله نتائج التقلید حکیم مولانا اشرف علی سندھو، طبع دعوة الحق بمبیء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودکشی کی حرمت

(قرآن کی رُو سے)

سورۂ نساء میں ارشادِ الٰہی ہے

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِيْمًا﴾ (۳۰)

اپنے نفسوں کو قتل مت کرو بے شک اللہ تمہارے حال پر مہربان ہے اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

"وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ" کی تفسیر میں دو اقوال:

۳۰- الزواجر ۲/۹۵ تا ۹۷۔ الکبائر للذہبی ص ۱۳۵۔ تطہیر المجتمعات: ۱۳۱ تا ۱۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا قول:

یہاں اس حصہ سے مراد یہ ہے کہ ''تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو اور انفسکم اس لیے کہا گیا ہے کہ ہم مذہب ہونے کی وجہ سے تم سب یک جان دو قالب ہوں۔'' یہ تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر مفسرین کا اختیار ہے۔

دوسرا قول:

تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو یعنی خودکشی نہ کرو۔ یہ مفہوم بھی کبار محدثین ومفسرین کا اختیار ہے اور درست بھی ہے۔ بلکہ امام ابن کثیرؒ نے اسے ہی زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ایک تو اس لیے کہ جب کسی دوسرے کو قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ٹھہرا تو کسی کا خود اپنے آپ کو مار ڈالنا بدرجہ اولیٰ حرام وممنوع ہوگا۔ علاوہ ازیں ابوداؤد میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بھی مذکور ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ''لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ'' سے خودکشی کی حرمت وممانعت پر استدلال کیا تو نبی اکرم ﷺ سن کر ہنس پڑے۔ ''وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا'' اور زبان مبارک سے ان کے خلاف کچھ نہیں فرمایا۔ (۳۱)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا دلچسپ واقعہ:

ابوداؤد میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ سلاسل کے موقع پر ایک سرد رات میں میں مجھے احتلام ہو گیا۔ میں ڈرا کہ کہ غسل کیا تو کہیں ہلاک

۳۱-ابو داود بحواله ابن کثیر مختصر ۳۷۹/۱ صحیح ابی داود ۶۸/۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو جاؤں لہذا میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی۔ جب میں نے اس فعل کا ذکر نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عمرو!

﴿صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ؟﴾

تم نے جنابت کی حالت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟

تو میں نے غسل سے جو امر مانع تھا وہ آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا اور یہ بھی عرض کر دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سنا ہوا ہے۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (۳۲)

کہ اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بڑا مہربان ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ (استدلال) سنا تو ہنس پڑے اور کوئی بات نہیں کہی۔ (۳۳)

لہذا قرآن کریم کی اس آیت ''لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ '' سے خودکشی کی حرمت و ممانعت اور اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا ثبوت مل گیا۔ (تفصیل کے لئے تفہیم القرآن) (۳۴)

۳۲- سورۃ نساء = ۲۹. ۳۰. ۳۱

۳۳- سورۃ نساء . ۲۹ ۳۴- ابو داود بحوالہ ابن کثیر مختصر ۱/۳۷۹، صحیح ابی داود حدیث (۳۲۳)

۳۴- تفہیم القرآن ۱/۳۴۵ . ۳۴۶ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور. پاکستان تفسیر ابن کثیر مختصر للرفاعی ۱/۳۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودکشی کی حرمت

(احادیث کی رُو سے)

خودکشی کرنے والا جہنم کی آگ میں

قرآن کریم کے علاوہ متعدد احادیث میں بھی خودکشی کو جرم و گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاءُ بِهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا﴾ (۳۵)

جو شخص کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی طرح گرتا رہے گا جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا وہ

۳۵- لترغیب ۳۲۴/۴ طبع مصر۔ ابن کثیر مختصر ۳۷۹/۱ بخاری مع الفتح ۲۴۷/۱۰، ۲۲۷/۳۔ صحیح ترمذی (۱۶۶۵) صحیح نسائی (۱۸۵۶) صحیح الجامع (۶۴۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں زہر پیتا رہے گا جس نے کسی لوہے کے آلہ سے خودکشی کی ہوگی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس آلے سے اپنے آپ کو کاٹتا رہے گا۔

اور یہی حدیث ابوداؤد میں بھی ہے مگر معمولی سا لفظی فرق ہے لیکن معنی اس کا بھی یہی ہے۔ (۳۶)

اور صحیح بخاری شریف کی ایک دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهُ یَخْنُقُهَا فِی النَّار وَالَّذِی یَطْعُنُ نَفْسَهُ یَطْعَنُ نَفْسَهُ فِی النَّارِ، وَالَّذِی یَقْتَحِمُ یَقْتَحِمُ فِی النَّار﴾ (۳۷)

جس شخص نے اپنے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں بھی اسی طرح ہی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا جس نے (چھرا وغیرہ) گھونپ کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں بھی اسی طرح گھونپتا رہے گا اور جو کوئی بلندی سے گر کر مرا ہوگا وہ جہنم میں بھی اسی طرح ہی گرتا رہے گا۔

اور صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی اور نسائی شریف کی ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (۳۸)

جس نے لوہے کے کسی آلہ سے اپنے آپ کو ہلاک کیا اسے جہنم کی آگ

۳۶- حوالہ بالا مسلم مع نووی ۱۱۸/۲/۱.

۳۷- بخاری مع الفتح ۲۲۷/۳ الترغیب ایضا حدیث (۲۳۶۵)

۳۸- بخاری مع الفتح ۲۲۶/۳ طبع دار الافتاء الترغیب ۳۶/۴، مسلم مع نووی ۱۱۹/۲/۱ صحیح ابی داؤد (۲۷۹۲) صحیح نسائی حدیث (۱۵۷۱،۳۵۳۱) صحیح ترمذی (۱۶۶۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں لوہے کے اسی ٹکڑے سے عذاب دیا جائے گا۔

خودکشی کرنے والے پر جنت حرام

صحیح بخاری میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اسی مسجد میں ہمیں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بتائی۔ ہم نہ تو اس حدیث کو بھولے ہی ہیں اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی اندیشہ ہے کہ (صحابی رسول ﷺ) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہوگی۔ اس تمہید کے بعد وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ﴾

کسی آدمی کو کوئی زخم تھا (جس کی تاب نہ لاتے ہوئے) اس نے اپنے آپ کو خود قتل کرلیا۔

﴿فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (۳۹)

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے (خود کشی کرکے) جلدی کی ہے پس میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔

اور بخاری شریف کی ہی ایک دوسری حدیث میں اس واقعہ کے الفاظ قدرے مختلف اور زیادہ واضح ہیں جس میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ

۳۹۔بخاری مع الفتح ۳/۲۲۷ والترغیب ۳/۳۰۱ حدیث (۳۶۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سِكِّيناً فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ ، فَقَالَ اللّٰهُ بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾(۴۰)

گذشتہ قوموں میں سے ایک شخص زخمی ہوا اور بہت چیخا چلایا۔ آخر اس نے ایک چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا پس مرنے تک اس کا خون نہ رکا آخر مر گیا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اس نے خودکشی کر کے جلدی کی پس میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

اور صحیح مسلم میں اسی واقعہ کے بارے میں الفاظ یہ ہیں۔

﴿اِنَّ رَجُلاً كَانَ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَخَرَجَتْ بِوَجْهِهٖ قُرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَأْ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾(۴۱)

تم سے پہلی اقوام میں سے کسی شخص کے چہرے پر کوئی پھوڑا نکل آیا جب اسے پھوڑے نے تکلیف دی تو اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور (خودکشی کی غرض سے) اس پھوڑے کو چیر ڈالا اس کا خون نہ رکا حتی کہ وہ مر گیا تو اس کے بارے میں تمہارے رب نے فرمایا ''میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

ان تمام احادیث پر اگر غور کریں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ خودکشی چاہے کسی بھی حالت میں کی جائے۔ اور چاہے کسی بھی طریقہ سے کی جائے۔ یہ بہرحال ممنوع اور

۴۰- الترغیب والترہیب ۴/۳۳۵. بخاری ۶/۵۷۲ حدیث(۳۴۶۳)

۴۱-بحوالہ بالا. ومسلم مع نووی ۱/۲/۱۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ ہے۔

ایک عبرت ناک واقعہ:

خودکشی کی قباحت و شناعت کا اندازہ صحیح بخاری ومسلم کی اس حدیث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ''نبی اکرم ﷺ اور مشرکین میں قتال و جنگ ہوئی جب آپ ﷺ اور دوسرے اپنے اپنے عساکر (فوجی جوانوں) کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ میں سے ایک مجاہد ایسا بھی ہے جو دشمن کے فوجیوں کو چن چن کر تہہ تیغ کر رہا ہے۔ صحابہؓ نے اس کے بارے میں کہا '' آج جو معرکہ فلاں شخص نے مارا ہے وہ ہم میں سے کسی سے بھی نہیں ہوا۔'' تو نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اَمَا اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ﴾

وہ تو اہل جہنم میں سے ہے۔

(ایک دوسری روایت میں ہے) صحابہ کرام نے (گھبرا کر) آپس میں کہا:

﴿ اَيُّنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ؟﴾

اگر یہ اہل جہنم میں سے ہے تو پھر ہم میں سے جنت کا مستحق کون ہو سکتا ہے۔

تب صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں (حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے) اس شخص کا مستقل ساتھی (اور سایہ) بن کر رہوں گا لہذا وہ اس کے ساتھ نکلا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جہاں وہ رکا یہ بھی رک گیا جب وہ تیزی سے کسی طرف بڑھا یہ بھی تیزی سے ادھر ہی بڑھا۔ اس کا کہنا ہے کہ شخص مذکورہ شدید زخمی ہوگیا اور اس نے (خودکشی کے ذریعے) موت کی طرف جلدی کی اس نے اپنی تلوار کو اس طرح زمین پر رکھا کہ تلوار کی دھار اس کے سینے پر تھی پھر اس نے اپنے آپ کو زور دے کر تلوار کی دھار پر ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ پیچھا کرنے والا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ﷺ ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' تو اس شخص نے بتایا کہ ''وہ شخص جس کا ابھی ابھی آپ ﷺ نے ذکر فرمایا تھا اور پیشین گوئی فرمائی تھی کہ وہ اہل جہنم میں سے ہے اور لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا تھا تو میں نے انہیں کہا تھا کہ اس بات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے تمہاری طرف سے میں اس کے ساتھ رہوں گا لہذا میں اس کے پیچھے نکلا تھا وہ شخص شدید زخمی ہوا اور اس نے موت کی طرف جلدی کی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور تلوار کی دھار کو اپنے سینے پر رکھ کر خود کو اس دھار پر ڈال دیا اور خودکشی کر لی۔'' تو یہ واقعہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلَ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلَ النّارِ فِیْمَا یَبْدُو لِلنَّاسِ وَ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الجَّنةِ﴾ (۴۲)

بے شک ایک شخص لوگوں کی نظروں میں اہل جنت کا سا عمل کر رہا ہے مگر درحقیقت (انجام کار) وہ اہل جہنم سے ہوتا ہے اور کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ (انجام

۴۲۔بحوالہ الترغیب والترھیب ۳۳۶/۴، ۳۳۷ طبع مصر بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۹۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کار) اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

کیا خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟

خودکشی کرنے والے شخص کو آخرت میں عذاب ہوگا اور اسے نارِ جہنم میں ڈالا جائے گا اور خالدًا مخلّدا ، ابَدًا کا معنی تو یہی ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہی نارِ جہنم میں جلتا رہے گا، لیکن کتاب عقائد کی رو سے علماء اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس سے مراد طویل مدت تک کا عذاب ہے۔ دوام اور ہمیشگی نہیں ہاں اگر خودکشی کا ارتکاب کرنے والا شخص اہلِ توحید میں سے ہوا جو اپنے جرم و گناہ کی سزا کاٹ کر ایک وقت آئے گا کہ اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا اور بعض شارحین کا کہنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خودکشی کی موت کو حلال و جائز سمجھ کر خودکشی کرے گا تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا اور کافر ہمیشہ کیلئے ہی جہنمی ہے۔ (۴۳)

خودکشی کرنے والے کا جنازہ اہل علم و فضل نہ پڑھیں:

خودکشی کی موت مرنے والے شخص کی آخرت تو واضح ہوگئی - جبکہ ایسے شخص کی دنیا میں بھی موت خراب ہوتی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔

صحیح مسلم و سنن ابی اربعہ اور صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ عہد نبوی ﷺ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

﴿اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمُشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ﴾ (۴۴)

۴۳۔ فتح الباری ۲۲۷/۳ = ۲۴۸/۱۰

۴۴۔ مسلم بتحقيق محمد فؤاد عبدالباقی . ۶۷۲/۲ طبع بيروت . ... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کی میت لائی گئی جس نے لوہے کے آنکس (یعنی چوڑے تیر) سے خودکشی کی تھی تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

اور نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے مگر اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّیْ عَلَیْهِ﴾ (۴۵)

اس کی نماز جنازہ میں نہیں پڑھوں گا۔

اس بات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ اکرامؓ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ عبدالرحمان مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی اور دوسری تالیف کتاب الجنائز میں لکھا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز امام اوزاعی اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی نماز جنازہ عام لوگ تو پڑھ لیں، لیکن امام وقت اہل علم وفضل اور مقتدا و پیشوا قسم کے اہل منصب لوگوں کو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس سے عبرت حاصل ہو اور علامہ مبارکپوری نے خود بھی اسے ہی ترجیح دی ہے۔ (۴۶)

جبکہ دوسرے ائمہ وفقہا کے نزدیک ایسے شخص کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

☆☆☆

(بقیہ حاشیہ نمبر ۴۴) ابوداود مع العون ۸/۲/۴۷۲، ۴۷۳ ترمذی مع التحفہ ۴/۱۱۷ طبع مدنی ابن ماجہ (۱۵۲۶) ابن حبان الموارد حدیث (۷۶۳) فتح الباری مع التحقیق لابن باز ۳/۲۲۷ بلوغ المرام مع السبل ۱/۲/۹۹ طبع مصر، الترغیب ۴/۳۳۵ =حدیث ابن حبان بلفظ آخر)

۴۵- حوالہ بالا از فتح الباری و بلوغ المرام، صحیح نسائی حدیث (۱۸۵۵)

۴۶- تحفۃ الاحوذی ۴/۱۶۸، ۱۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا قتل اور نسل کشی

قتل و خودکشی کی طرح ہی بلکہ اس سے بھی بدترین گناہ نسل کشی ہے جس سے اسلام نے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور مختلف پیراؤں میں بچوں کو قتل کرنے اور نسل کشی کرنے سے روکا ہے۔

نسل کشی مشرکوں کا فعل ہے

سورہ انعام میں بچوں کے قتل کرنے کے فعل کو مشرکین کا فعل قرار دیا ہوئے اور اہل اسلام کو اس سے روکتے ہوئے ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ﴾ (۴۷)

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ ان کو ہلاکت میں مبتلا کریں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اور اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے لہذا انہیں

۴۷۔ سورۃ انعام. ۱۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیوں میں لگے رہیں۔

یاد رہے کہ اس آیت میں قتل اولاد کے فعل کو مزین کرنے والے شریکوں سے مراد وہ شریک نہیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے بلکہ ان شریکوں سے مراد وہ انسان ہیں جنہوں نے قتل اولاد کی یہ رسم ایجاد کی تھی اور وہ شیطان ہیں جنہوں نے اس ظالمانہ رسم کو ان کی نگاہ میں جائز و پسندیدہ فعل بنا دیا تھا۔(۴۸)

سورۃ انعام ہی میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴾(۴۹)

یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو جہالت و نادانی کی بنا قتل کیا اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو اللہ پر افترا پردازی کر کے حرام ٹھہرا لیا یقیناً وہ بھٹک گئے اور ہرگز وہ راہ راست پانے والوں میں سے نہ تھے۔

امام رازیؒ

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ بچے اللہ کی عظیم نعمت ہوتے ہیں۔ اور جو شخص کسی بھی طریقہ سے اس نعمت کو ضائع کرتا ہے وہ بہت بڑے خسارے کا سودا کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ نے اس فعل کے مرتکبین کو خسارہ پانے والے قرار دیا ہے اور ان لوگوں کو جاہل و نادان اس لئے کہا گیا ہے کہ فقر و تنگدستی کے محض وہم کی بنا پر ایک یقینی نعمت کو ضائع کر دیتے ہیں اور بغیر علم سے اللہ نے ان کی مذمت فرمائی ہے کہ وہ لوگ یہ

۴۸—تفہیم القرآن ۱/۵۸۶۔تفسیر کبیر للرازی ۱۳/۱۳۷ طبع اول مطبع خیریہ مصر
۴۹—سورہ انعام ۔ ۱۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نادانی، خالص جہالت کے نتیجہ میں کرتے ہیں۔ جبکہ جہالت قبیح ترین اور سب سے بڑی برائی ہے۔ (۵۰)

قتل اولاد کی حرمت وممانعت

سورۃ انعام ہی کے تیسرے مقام میں قتل اولاد کی حرمت وممانعت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًاوَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًاوَلاَ تَقْتُلُوْا اَوْلاَدَكُمْ مِّنْ اِمْلاَقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذَالِكُمْ وَصّٰكُم بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.﴾ (۵۱)

اے نبی ﷺ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے شائد کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

۵۰۔تفسیر کبیر للرازی ۱۳/۲۰۹

۵۱۔سورہ انعام۔ ۱۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ سے عزل (یعنی حمل کے ڈر سے جماع کے وقت مادہ تولید کو باہر گرانے) کی ممانعت پر بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بچے کو زندہ درگور کرنا تو ایک موجود چیز کو مٹانا اور نسل کشی کرنا ہے جبکہ عزل کے ذریعے نسل کی اصل کو ہی مٹا دیا جاتا ہے لہذا یہ دونوں فعل ایک دوسرے کے مشابہ ہیں البتہ قتل نفس زیادہ بڑا اور بدترین گناہ ہے۔[۵۲]

سورہ اسراء (یا بنی اسرائیل) میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا﴾[۵۳]

اور اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

ایک دقیق نقطہ:

تفسیر البحر المحیط میں ابن حیان نے بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ سورہ انعام کی آیت ۱۵۱ میں فرمایا ہے ﴿لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ﴾ اپنی اولاد کو مفلسی سے قتل نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے واقعی فقر و تنگدستی ہو تب بھی بچوں کو قتل نہ کرو اور ساتھ ہی فرما دیا ﴿نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاھُمْ﴾ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں

۵۲- الجامع لاحکام القرآن ۷/۱۳۲ طبع ثالث دار الکتب المصریہ

۵۳- سورۃ اسراء . ۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں بھی دیں گے۔ یہاں والدین سے خطاب کر کے یہ بات کہی ہے جس سے فقر و تنگدستی کے خاتمہ کی طرف اشارہ ہے اور انہیں رزق دینے کی نسبت اللہ خالق رازق نے خود اپنے اوپر لے لی ہے اور پھر اولاد کا ذکر کیا ہے جبکہ سورہ اسراء آیت ۳۱ میں ارشاد ہے ﴿ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ﴾ اپنی اولاد کو محض فقر کے وہم سے ہی قتل نہ کرو یعنی درحقیقت تو وہ تنگدست نہیں بلکہ ایک موہوم تنگدستی کے خدشہ سے ہی وہ ایسا کر لیتے ہیں۔ تو یہاں ترکیب آیت بدل کر فرمایا ہے: ﴿ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ﴾ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ یہاں اس بات کی اطلاع کر دی کہ ان بچوں کے رزق کی کفالت میں لیتا ہوں اور پھر والدین کا ذکر فرمایا اور ان دونوں آیتوں کا مفہوم ان دو معنوں میں مقید ہے کہ واقعی فقر و تنگدستی ہو یا محض اس کا آئندہ کا وہم بہر صورت قتل اولاد ممنوع ہے۔ (۵۴)

عورتوں سے اولاد کو قتل نہ کرنے کی بیعت

سورہ ممتحنہ میں ارشاد الٰہی ہے

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِىْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (۵۵)

اے نبی ﷺ جب تمہارے پاس مؤمن عورتیں بیعت کرنے کے

۵۴- البحر المحیط ۲۴۹/۳

۵۵- سورہ ممتحنہ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی زنا نہ کریں گی اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی اور کسی امر بالمعروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

عہد جاہلیت میں چونکہ عورت بھی قتل اولاد جیسے قبیح فعل میں مدد کے لئے ساتھ مل جاتی اور شریک قتل ہو جاتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ حاملہ عورت وضع حمل کا وقت قریب آنے پر ایک گڑھا کھودتی اور وضع حمل کے مرحلہ سے اس گڑھے کے اوپر بیٹھ کر ہی گزارتی تھی پھر اگر بچی پیدا ہوتی۔ تو اسے اس گڑھے میں گرا کر بند کر دیتی اور اگر لڑکا ہوتا تو اسے روک لیتی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان سے بھی یہ عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ قتل اولاد اور دیگر عادات جاہلیت کو کلیۃً ترک کر دیں گی۔

کتمان جنین کی ممانعت

سورہ بقرہ میں احکام طلاق کے ضمن میں عورتوں کو اپنے رحموں میں پرورش پانے والے بچوں کو چھپانے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (٥٦)

جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے

٥٦۔ سورۃ بقرہ ۲۲۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہے اسے چھپائیں انہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔

عورتوں کی نسبت بچوں کو قتل نہ کرنے اور رحم میں تخلیقی مراحل سے گزرنے والے جنین یا بچے کو بوقت طلاق اپنے شوہر یا اس کے گھر والوں سے نہ چھپانے والی ان دونوں آیتوں میں بھی ایک واضح تعلق ہے جو معمولی غور کرنے سے ہی سامنے آجاتا ہے۔ اور وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قتل اولاد کی ممانعت پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ کتمان جنین کی بھی ممانعت فرمادی تاکہ جرم اور برائی کا دروازہ ہی بند ہو جائے اور وہ جرم و برائی کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دروازہ بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ حمل کو چھپا جانا بعض اوقات اور خصوصاً جب حمل والی کو طلاق دی گئی ہو مطلقہ عورتوں کو اس پر آمادہ کرنے کا سبب بن سکتا ہے کہ اس حمل سے کسی نہ کسی طرح چھٹکارا پایا جائے اس طرح اسقاط حمل یا (ABORTION-MISCARAIAGE) کے لئے چارہ سازی کرے گی۔ اور جرم نسل کشی کی مرتکب ہوگی۔ شارع حکیم اللہ تعالیٰ نے اس کا سد باب اس آیت میں فرمادیا ہے۔ (۵۷)

بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

سورہ تکویر میں ارشاد الٰہی ہے

﴿وَاِذَا الْمَؤْوٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (۵۸)

اور جب زندہ در گور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس

۵۷– قضیة تحدید النسل . فی الشریعة الاسلامیه مصنفته ام کلثوم (لکچرار گرلز کالج دمام سعودی عرب) یحیی مصطفی الخطیب ص ۱۰۵ طبع الدار السعودیه للنشر والتوزیع ، طبع اول ۱۹۸۲ء

۵۸– سورہ تکویر ۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصور میں ماری گئی تھی؟

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل جاہلیت لڑکیوں کو ناپسند کیا کرتے تھے اور انہیں زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ان لڑکیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ یہ کیوں قتل کی گئیں تاکہ ان کے قاتلوں کو زیادہ ڈانٹ ڈپٹ ہو اور انہیں شرمندگی ہو اور جب مظلوم سے سوال ہوگا تو ظالم کا کیا ہی کہنا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ لڑکیاں خود پوچھیں گی کہ انہیں کس قصور کی بنا پر درگور کیا گیا تھا۔ (۵۹)

اور صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے جو فرمایا اس میں یہ بھی تھا۔

﴿اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ﴾ (۶۰)

یہ کہ تم اپنے بچے کو محض اس لیے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ یعنی فقر و تنگدستی کے خوف سے۔

عہد جاہلیت میں قتل اولاد کی تین صورتیں:

عہد جاہلیت میں قتل اولاد کی تین صورتیں رائج تھیں۔ قرآن کریم نے ان تینوں کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو ان سے منع کر دیا ہے۔

1- پہلی صورت لڑکیوں کو قتل کرنا تھی اور اس خیال سے کہ کوئی ان کا داماد نہ بنے یا قبائلی لڑائیوں میں وہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائیں یا کسی دوسرے سبب سے وہ ان کے

۵۹- ابن کثیر اردو ۵/۵۹۸ تعمیر انسانیت لاہور۔

۶۰- بخاری مع الفتح ۱۲/۱۹۳ حدیث (۶۸۶۱) مسلم مع نووی ۱/۲/۸۰، صحیح ابی داود حدیث (۲۰۲۶) صحیح ترمذی (۲۵۴۳) صحیح نسائی (۳۷۴۷) مسند احمد ۱/ ۳۸۰، ۴۳۱، ۴۳۴، قطعہ تحدید النسل ۱۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے عار نہ ہیں۔

2- اور دوسری صورت میں بچوں کا قتل تھا اور اس خیال سے تھا کہ وہ اپنے بچوں کو اپنے معبودان باطلہ کی بھینٹ چڑھا کران کی خوشنودی حاصل کریں۔

3- اور تیسری صورت بھی قتل اولاد تھی مگر یہ اس لئے کہ ان کی پرورش کا بوجھ نہ اٹھایا جا سکے گا اور ذرائع معاش کی کمی کے سبب وہ ناقابل برداشت بوجھ بن جائیں گے۔ (٦١)

فیملی پلاننگ یا خاندانی منصوبہ بندی

پہلی دو صورتوں سے قطع نظر یہ تیسری صورت تو کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مروج ہے۔ کہیں فیملی پلاننگ یا خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے اور کہیں برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کے عنوان سے اور اس کے لیے وہی طریقے اختیار کیے جا چکے ہیں جنہیں امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں قتل اولاد کے مشابہ قرار دیا ہے یعنی عزل یا مادہ تولید کو باہر گرا کر ضائع کرنے کا طریقہ جس کے لیے برتھ کنٹرول والوں نے ایسی اشیاء اور دوائیں ایجاد کی ہیں جو فحاشی اور برائی کیلئے ایک دروازہ کھولے ہوئے ہیں اور مقصود لوگوں سے بڑھ کر انہیں وہ لوگ استعمال میں لا رہے ہیں جن کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی ہوتی اور شادی سے پہلے برتھ کنٹرول ﴿لاحول ولا قوۃ الا باللہ﴾ یہ ہم افسانہ نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ جسٹس ڈیپارٹمنٹ سے بھی تعلق ہونے کی بنا پر علی وجہ البصیرت علی وجہ الدلیل کہہ رہے ہیں۔

٦١- تفہیم القرآن بتصرف ١/٥٨٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزل کرنا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾

اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی تھی؟

کے ضمن میں صحیح مسلم سنن اربعہ اور مسند احمد و معجم طبرانی کے حوالہ سے مذکور ہے۔ حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ذَاكَ الْوَأْدُ وَهُوَ الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾ (۶۲)

یہ تو زندہ درپردہ درگور کرنا ہے اور (مذکورہ آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہی ہے زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

عبدالرزاق، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: "جاؤ جا کر لوگوں سے پوچھو اور آ کر مجھے بتاؤ کہ لوگ (یعنی صحابہ و تابعین) کیا کہتے ہیں؟" پوچھنے پر سب لوگوں نے بتایا کہ "عزل دراصل درپردہ (چھوٹا) زندہ درگور کرنا ہی ہے۔" تب انہوں نے سورہ مومنوں کی یہ آیت تلاوت فرمائیں:

۶۲ – الدرا المنثور ۶/ ۳۲۰ طبع دار الثقافه بیروت مسلم کتاب النکاح باب جواز الغلیه و کراهیة العزل ۱۰/ ۱۷ طبع حلبی مصر نسائی ۶/ ۱۰۶، ۱۰۷ بشرح السیوطی مطبعه ازهریه، ابن ماجه ۱/ ۶۳۱ طبع عیسی حلبی مصر ۱۳۱۳ھ سنن ابی داؤد حدیث (۳۸۸۲) والموطا (۱۶) ۲/ ۶۰۷، ۶۰۸ بحواله تخریج سبل السلام ۳/ ۲۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ. ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ﴾ (۶۳)

ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا، پھر اسے محفوظ جگہ پلی ہوئی بوند میں تبدیل کیا، پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی، پھر لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا۔ پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا ڈالا۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں کا کاریگر۔

ان آیات میں تخلیق انسان کے چھ مراحل نطفہ، علقہ (یعنی خون)، مضغہ یعنی گوشت کا ٹکڑا۔ عظام یعنی ہڈیاں، لحم علی العظام یعنی ہڈیوں پر گوشت چڑھانا اور بشر سوی یعنی مکمل انسانی کل کا ذکر ہے اور پھر فرمایا کہ نطفہ بھی تخلیق انسانی کا ایک مرحلہ ہے اسے عمداً ضائع کرنا اور بے محل پھینکنا بھی چھوٹے پیمانے کا زندہ درگور کرنا ہے۔

اور مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "یہ درپردہ زندہ درگور کرنا ہے۔" (هِيَ الْمَؤْوُدَةُ الْخَفِيَّة) (۶۴)

ایک تعارض اور اس کا حل

۶۳ – سورۃ مومنون ۱۲: ۱۳۔۱۴

۶۴ – الدر المنثور ۵/۶، ۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ حدیث رسول ﷺ اور آثار صحابہ سے عزل کی ممانعت و حرمت معلوم ہوتی ہے۔ جبکہ بخاری و مسلم میں مذکور بعض احادیث مثلاً

﴿كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ (وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ) فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا﴾ (٦٥)

ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا (مسلم کی ایک روایت میں ہے) پس اس کی خبر رسول ﷺ کو پہنچی آپ ﷺ نے ہمیں منع نہیں کیا۔

سے عزل کے جواز کا پتہ چلتا ہے۔ اس تعارض و تناقض یا اختلاف کو اہل علم نے یوں رفع کیا ہے کہ جواز منسوخ ہے اگر نسخ نہ ہوا ہو تو بعض احادیث سے جواز اور بعض سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے۔ اس صورت میں ممانعت، اباحت پر مقدم ہے۔ عزل کے بارے میں اباحت، کراہت اور حرمت تینوں پر علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں مگر صائب قول حرمت ہی ہے اِلّا یہ کہ تینوں زوجہ حرہ یا آقا کی اجازت سے ہو اگر ثقہ و معتبر ڈاکٹر کا مشورہ ہو کہ ولادت میں دو چار سال کا وقفہ عورت کی جان کے لئے ضروری ہے تو ایسی حالت میں عورت کی جان کا لحاظ کرتے ہوئے ضبط ولادت کے لئے عزل وغیرہ جائز ہے جو انفرادی شکل میں ہوگا لیکن اگر یہی امر فقر و تنگدستی پرورش کے بوجھ سے ڈرتے ہوئے یا جسمانی حسن کے تحفظ وغیرہ کی غرض سے ہو اور اجتماعی شکل میں حکومتوں کی طرف سے پر فریب نعروں کے نتیجہ میں ہو تو یہ قطعاً خلاف قرآن

---

٦٥ - بخاری کتاب النکاح باب العزل ١١/٢١٦، ٢١٧ مسلم کتاب الطلاق باب حکم العزل ١/١٠٣، ١٠٤ طبع حبلی ١٣٤٧ھ ترمذی، العزل ٤/١٠٤ مع التحفہ مدنی ابن ماجہ العزل ١/٦٢٠ حبلی مصر ١٣١٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسنت ہے۔ان دونوں شکلوں کا فرق بڑا واضح ہے۔ (٦٦)

فیملی پلاننگ اور برتھ کنٹرول کا نظریہ ۱۷۹۸ء میں ایک انگریز مولتس نے ایجاد کیا تھا۔جس کے دلائل کو واقعہ ہی جھٹلا رہا ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھئے قضیہ تحدید النسل فی الشریعہ الاسلامیہ لام کلثوم ، حرکة تحدید النسل للمودوی جو اردو میں ضبط ولادت کے نام سے ہے) اھداف الاسراہ فی الاسلام حسین محمد یوسف طبع دارلاصلاح دمام السعودیہ ص ۸۸ تا آخر کتاب ص ۱۵٦ وتنظیم النسل و تحدیدہ و موقف الاسلام منہ، عطیہ محمد سالم قاضی محکمہ کبری مدینہ منورہ ۔ طبع مکتبہ دارالتراث مدینہ)

☆☆☆

---

٦٦ - تطهير المجتمعات ص ١٤٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احترام نفس کی اسلامی تعلیم کا دنیا پر اخلاقی اثر

گذشتہ صفحات میں ہم نے قتل ناحق، خودکشی اور بچوں کے قتل یا نسل کشی کے بارے میں قرآن وسنت سے جو تفصیلات پیش کی ہیں۔ ان سے ہمارے پیش نظر دو ہدف تھے۔ پہلا یہ کہ ان افعال کے بارے میں اسلامی تعلیمات آپ کے سامنے آجائیں اور معلوم ہو جائے کہ کبیرہ گناہ میں سے ہیں۔ اور ہمارا دوسرا ہدف یہ بھی تھا کہ ان تعلیمات کی روشنی میں یہ بھی واضح ہو جائے کہ اسلام میں احترام نفس کے بارے میں کتنی تاکید وارد ہوئی ہے اور ناحق خونریزی کو کس شدت کے ساتھ روکا گیا ہے۔ تاکہ جہاد اسلامی کے تقدس کو مجروح کرنے کی کوشش کرنے والوں کو بوقت ضرورت مسکت ومنہ توڑ جواب دیا جا سکے۔

اور حرمت نفس کی یہ تعلیم کسی فلسفی یا معلم اخلاق کی کاوش فکر کا نتیجہ نہ تھی کہ اس کا اثر کتابوں اور مدرسوں تک محدود رہتا بلکہ درحقیقت یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم تھی جس کا ایک ایک لفظ ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے جس کی تعمیل وتنفیذ اس پر فرض ہے جو کلمہ اسلام کا قائل ہو پس صرف ایک چوتھائی صدی میں اس تعلیم کی بدولت خونخوار عربوں میں احترام نفس اور امن پسندی کا ایسا مادہ پیدا ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پیشین گوئی کے مطابق قادسیہ سے صنعاء تک ایک عورت تنہا سفر کر سکتی تھی اور کوئی اس کے جان و مال پر حملہ آور نہ ہوتا تھا۔

بخاری و مسلم ابوداؤد اور نسائی میں ہے:

﴿ وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَ مَوْتَ ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَ لٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴾

اللہ کی قسم! اللہ اس دین کو کامل نافذ فرمائے گا یہاں تک کہ صنعاء سے لے کر حضر موت تک کا سفر کرنے والے مسافر کو اللہ کے سوا کسی کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر صرف بھڑیئے کا خطرہ ہوگا لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔ (٦٧)

حالانکہ یہ وہی ملک تھا۔ جہاں پچیس سال پہلے بڑے بڑے قافلے بھی بے خوف نہیں گزر سکتے تھے پھر جب مہذب دنیا کا آدھے سے زیادہ حصہ حکومت اسلامیہ کے تحت آگیا اور اخلاقی اثرات چاردانگ عالم میں پھیل گئے تو اسلامی تعلیم نے انسان کی بہت سی غلط کاریوں اور گمراہیوں کی طرح بھی انسانی جان کی اس بے قدری کا بھی استیصال کر دیا جو دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ آج دنیا کے مہذب قوانین میں حرمت نفس کو جو درجہ حاصل ہے وہ اس انقلاب کے نتائج میں سے ایک شاندار نتیجہ ہے جو اسلامی تعلیم نے دنیا کے اخلاقی ماحول میں برپا کیا تھا ورنہ جس تاریک دور میں یہ تعلیم اتری تھی اس میں انسانی جان کی فی الحقیقت کوئی قیمت نہ تھی۔

عربوں کی خونخواری کا نام تو بہت لیا اور سنا جاتا ہے مگر ان ممالک کی حالت بھی

---

٦٧ بحوالہ فی ظلال القرآن ١/١٤٣ طبع دار الشروق بخاری مع الفتح ٧/٢٠٢ حدیث (٣٨٥٢) مسند احمد ٣/٦،٢٥٧/٢٩٥، بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث ١/٢٧٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ زیادہ بہتر نہ تھی جو اس زمانے میں تہذیب و شائستگی اور علم و حکمت کے مرکز بنے ہوئے تھے۔ روم کے کولوسیئم کے افسانے اب تک تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں کہ ہزار ہا انسان شمشیر زنی کے کمالات اور رومی امراء کے شوق تماشا کی نذر ہو گئے مہمانوں کی تفریح طبع یا دوستوں کی تواضع خاطر کے لیے غلاموں کو درندوں سے بھڑوا دینا اور بھیڑ بکری کی طرح ذبح کروا دینا یا ان کے جلنے کا تماشا دیکھنا یورپ اور ایشیا کے اکثر ممالک میں کوئی معیوب کام نہ تھا۔ قیدیوں اور غلاموں کو مختلف طریقوں سے عذاب دے دے کر مار ڈالنا اس عہد کا عام دستور تھا۔ جاہل و خونخوار امراء سے گزر کر یونان و روما کے بڑے بڑے حکماء فلاسفہ تک کے اجتہادات میں انسانی جانوں کو بے قصور ہلاک کرنے کی بہت سی وحشیانہ صورتیں جائز تھیں۔ ارسطو و افلاطون جیسے اساتذہ اخلاق، ماں کو یہ اختیار دینے میں کوئی خرابی نہ پاتے تھے کہ وہ اپنے ایک حصہ یعنی جنین کو الگ کر دے۔ چنانچہ یونان و روما میں اسقاط حمل کوئی ناجائز فعل نہ تھا۔ باپ کو اپنی اولاد کو قتل کرنے کا پورا حق تھا اور رومی مقننوں کو اپنے قانون کی اس خصوصیت پر فخر تھا کہ اس میں اولاد پر باپ کے اختیارات اس قدر غیر محدود ہیں۔

حکماء رواقیین (STOICS) کے نزدیک انسان کا خود اپنے آپ کو قتل کرنا کوئی برا کام نہ تھا بلکہ ایسا باعزت فعل تھا کہ لوگ جلسے کر کے ان میں خودکشیاں کیا کرتے تھے۔ حد یہ کہ افلاطون جیسا حکیم بھی اسے کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا تھا۔ شوہر کیلئے اپنی بیوی کا قتل بالکل ایسے تھا جیسے وہ اپنے کسی پالتو جانور کو ذبح کر دے اسی لیے قانون یونان میں اس کی کوئی سزا نہ تھی۔

جیو رکھشا کا گہوارہ ہندوستان میں ان سب سے بڑھا ہوا تھا۔ یہاں مرد کی لاش پر زندہ عورت کو جلا دینا ایک جائز فعل تھا اور مذہبی نقطہ نظر سے اس کی تاکید تھی جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ستی'' کا نام دیا جاتا تھا اور کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ عورتیں شوہر کی چتا میں جلائی نہیں جاتی تھیں بلکہ وہ خود جلتی تھیں، لیکن واقعہ یہ ہے کہ مختلف طریقوں سے سوسائٹی کا دباؤ ہی ان کو یہ ہولناک خودکشی کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ شودر کی جان کی قیمت نہ تھی اور صرف اس بناء پر کہ وہ غریب برہما کے پاؤں سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا خون برہمن کے لیے حلال تھا۔ ویدکی آواز سن لینا شودر کے لئے اتنا بڑا جرم تھا کہ اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر اسے مار ڈالنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھا اور ''جل پروا'' کی رسم عام تھی۔ جس کے مطابق ماں باپ اپنے پہلے بچے کو دریائے گنگا کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ اور اس قساوت وسنگدلی کو اپنے لیے موجب سعادت سمجھتے تھے۔

ایسے تاریک دور میں اسلام نے ﴿ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ﴾ کی آواز بلند کی جو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچی اور اس نے انسان کو اپنی جان کی صحیح قیمت سے آگاہ کیا خواہ کسی قوم یا کسی ملک نے اسلام کی حلقہ بگوشی اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔ اس کی اخلاقی زندگی، اس آواز کا کسی نہ کسی حد تک اثر قبول کئے بغیر نہ رہی۔ اجتماعی تاریخ کا کوئی انصاف پسند عالم اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ دنیا کے اخلاقی قوانین میں انسانی جان کی حرمت قائم کرنے کا فخر جتنا اس آواز کو حاصل ہے اتنا ''پہاڑی کے وعظ'' کی آواز کو حاصل نہیں ہے۔

☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قتل بالحق اور قتل ناحق کا فرق

اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ صرف ﴿لَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ﴾ فرما دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ بالحق بھی کہا ہے اور ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا﴾ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ﴿بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ﴾ کا استثناء بھی کر دیا ہے یعنی یہ نہیں کہا کہ کسی کا جان کو کسی بھی حال میں قتل نہ کرو ایسا کہا جاتا تو یہ تعلیم کا نقص ہوتا، عدل نہ ہوتا بلکہ حقیقی ظلم ہوتا۔ دنیا کو اصلی ضرورت اس بات کی نہ تھی کہ انسان کو قانون کی پکڑ سے آزاد کر دیا جائے اور اسے کھلی چھٹی دے دی جائے کہ جتنا چاہے فساد کرے بدامنی پھیلائے۔ ظلم وستم کرے اور اس کی جان پھر بھی محترم ہی رہے بلکہ اصلی ضرورت اس بات کی تھی کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ فتنہ وفساد کا بیج مٹا دیا جائے۔ اور ایسا قانون بنایا جائے جس کے تحت ہر شخص اپنی حدود میں آزاد ہو اور کوئی شخص ایک مقرر حد سے تجاوز کر کے دوسروں کے مادی و روحانی امن میں خلل برپا نہ کرے۔ اس غرض کے لیے محض ﴿لَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ﴾ کی حمایت ہی درکار نہ تھی بلکہ ﴿اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ کی محافظ قوت بھی درکار تھی ورنہ امن کی جگہ بدامنی ہوتی۔ (٦٨)

---

٦٨ - الجہاد فی الاسلام ص ٢٦، ٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدود وتعزیرات کی ضرورت

دنیا کا کوئی قانون جو مکافات عمل کے اصول سے خالی ہو وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا ہے کیونکہ انسانی فطرت اتنی اطاعت شعار نہیں کہ جس چیز کا حکم دیا جائے اسے وہ خوشی سے قبول کرلے اور جس چیز سے منع کیا جائے اسے وہ خوشی سے ترک کر دے۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں فتنہ وفساد کا نام ونشان نہ ہوتا لہذا ایسے قانون کی ضرورت تھی جس میں حکم کے ساتھ یہ بھی ہو اگر تعمیل نہ کی گئی تو اس کے سزا کیا ہوگی اور اگر فعل ممنوع سے اجتناب نہ کیا گیا تو اس کا کیا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر بتا دیا کہ انسانی خون کی حرمت صرف اسی وقت تک ہے جب تک اس پر ''حق'' نہ قائم نہ ہو اور اسے زندگی کا حق صرف اس کی جائز حدود کے اندر ہی دیا جا سکتا ہے مگر جب وہ حدود سے تجاوز کر کے فتنہ وفساد پھیلائے یا دوسروں کی جان پر ناحق حملے کرے تو وہ اپنے حق حیات کو خود بخود کھو دیتا ہے۔ اس کے خون کی حرمت زائل ہو کر حلت میں بدل جاتی ہے اور اس کی موت ہی انسانیت کی حیات ہو جاتی ہے۔

چنانچہ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا ہے۔

﴿اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (۶۹)

قتل بری چیز ہے مگر فتنہ وفساد اس سے بھی بری چیز ہے۔

حکم قصاص

اور قتل ناحق کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے۔

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾ (۷۰)

۶۹ – سورہ بقرہ، یت ۱۹۱ ۷۰ – سورہ بقرہ آیت ۱۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ تم پر مقتولوں کے لیے قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے۔

اور سابقہ قوموں کے خودساختہ اعلیٰ وادنیٰ کے معیار کو ختم کرتے ہوئے سورۃ مائدہ میں سب کے لیے یکساں معیار مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ۔﴾ (۱ے)

اور ہم نے ان پر یہ حکم لکھ دیا کہ جان کے بدلے جان ہی لی جائے گی۔

یعنی یہ نہیں ہوگا کہ امیر آدمی کسی غریب کو مار ڈالے تو چھوڑ دیا جائے گا۔ بلکہ شاہ، گدا سب کے لیے انسان ہونے کے لحاظ سے یہ حکم یکساں ہے اور پھر اس خیال سے کہ کسی کو اس ناگزیر خونریزی پر تامل نہ ہو۔

سورہ بقرہ میں فرمادیا:

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.﴾ (۲ے)

اے عقلمندو قصاص میں تو تمہارے لئے زندگی ہے تا کہ تم (قانون قصاص کی خلاف ورزی سے) پرہیز کرو۔

یعنی قصاص یا قتل کے بدلے قتل کے موت نہ سمجھو بلکہ یہ تو درحقیقت سوسائٹی کی زندگی ہے جو اس کے جسم سے ایک فاسد و مہلک پھوڑے کو کاٹ کر حاصل کی جاتی ہے۔

ظالم ومظلوم کی مدد

حیاۃ فی القصاص کے اسی فلسفۂ کو نبی اکرم ﷺ نے بڑے عمدہ پیرائے میں سمجھایا

۱ے- سورۃ مائدہ = ۴۵   ۲ے- سورۃ بقرہ = ۱۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ارشاد ہے:

﴿انْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا﴾

اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

ایک آدمی نے حیرت سے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ مظلوم کی مدد تو ہوتی ہے یہ ظالم کی مدد کیا ہوگی؟''

تو ارشاد فرمایا:

﴿تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُهُ﴾ (۴۳)

تو اسے ظلم سے روک دے تو یہی اس کی مدد ہوگی

یہی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے مگر اس کے الفاظ یہ ہیں:

﴿وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرَةٌ وَ اِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ﴾ (۴۴)

آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر ظالم ہو تو اسے روکنا اس کی مدد ہے اور اگر وہ مظلوم ہو تو اسے بچانا اس کی مدد و نصرت ہے۔

اور ان الفاظ کا مفہوم بھی وہی ہے جو کہ بخاری شریف والی حدیث کا ہے تو گویا ظالم کے ظلم کو روکنے میں اس کے ساتھ جو سختی بھی کی جائے وہ سختی نہیں بلکہ عین نرمی اور

۴۳- بحوالہ الترغیب والترھیب ۳/بخاری مع الفتح حدیث (۲۹۵۲) صحیح (۹ ۱۸۲) مسند احمد بحوالہ صحیح الجامع ۲/۱۲/۳ حدیث (۱۵۰۲)

۴۴- حوالہ بالا، مسلم مع نووی ۸/۱۶/۱۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود اسی کی مدد ہے۔

اقامت حدود موجب رحمت

اسی لیے اسلام میں حدود الٰہی اور تعزیرات اسلامی کو قائم کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور اسے رحمت و برکت کا موجب بتایا گیا ہے۔

جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں ارشاد نبوی ہے:

﴿ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدَ اللهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلاَدِ اللهِ ﴾. (۷۵)

اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے ایک حد قائم کرنے کی برکت اللہ کی زمین پر نازل ہونے والی چالیس روز کی بارش سے بھی زیادہ ہے۔

اسی مفہوم کی مگر معمولی لفظی فرق والی حدیث نسائی و ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ اور المنتقی ابن الجارود میں بھی ہے۔

﴿حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا﴾ (۷۶)

زمین میں کسی حد کا نافذ کیا جانا چالیس دن بارشیں ہونے سے بھی زیادہ باعث برکت و بہتر ہے۔

اور ایک تیسری حدیث طبرانی کبیر و اوسط میں بھی ہے:

﴿حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ اَزْكٰى فِيْهَا مِنْ مَطَرٍ اَرْبَعِيْنَ

۷۵- صحیح الجامع مع الصغیر لالبانی ۱/۳۷۲ و حسنہ، ابن ماجہ حدیث (۲۵۳۷)
۷۶- سلسلہ احادیث الصحیحہ ۱/۴۰۹. صحیح نسائی (۴۵۵۵) ابن ماجہ (۲۵۳۸) صحیح الجامع (۳۱۳۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یوماً﴾. (۷۷)

زمین پر اللہ کی کسی حد کا قائم کیا جانا چالیس روزہ بارش سے بھی بہتر ہے۔

بارش سے زمین سیراب ہوتی، فصلیں بڑھتی اور خوشحال ہوتی ہیں مگر اقامت حدود کی برکت چالیس روزہ بارش سے بھی اس لیے زیادہ ہے کہ اس سے فتنہ وفساد اور ظلم و بدامنی کی جڑیں کٹتی اور مخلوق کو امن وچین سے زندگی بسر کرنا نصیب ہوتا ہے اور قیام امن سے طمانیت میسر آتی ہے۔ جو تمدن کی جان اور ترقی کی روح ہے۔

اعتدال وتوسط

قتل ناحق کی ایسی سخت اور قتل بالحق کی ایسی سخت تاکید کر کے شریعت الٰہیہ نے افراط وتفریط کی دوراہوں کے درمیان عدل توسط کی طرف ہماری راہنمائی کی ہے کہ انسانی جان نہ تو ایسی ناقدری چیز ہے کہ نفسانی خواہشات پر اسے قربان کیا جا سکے اور نہ ایسی ابدی حرمت والی ہی ہے کہ ''حق'' سے بھی زیادہ قیمتی ہو بلکہ جب ''حق'' اس کے خون کا مطالبہ کرے تو اسے بہانا نہ صرف جائز بلکہ فرض ہے۔ اور نہ بہانا اول درجہ کی معصیت وگناہ ہے۔

ناگزیر خونریزی

قتل بالحق بھی اگرچہ شکل وصورت کے اعتبار تو قتل ناحق کی طرح ہی ایک خونریزی ہے مگر یہ حقیقت میں ناگزیر خونریزی ہے جس کے بغیر نہ شر وفساد کی جڑ کٹ

۷۷--سلسلہ احادیث الصحیحہ ۱/۴۱۱ تحت رقم الحدیث (۲۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے اور نہ ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر اسلام اور جہاد اسلامی پر ایسی خونریزی کا الزام ہے تو اسے اس الزام کو قبول کرنے میں کوئی ذرہ برابر بھی عار نہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اور کون ہے جس کا دامن اس ناگزیر خونریزی کے چھینٹوں سے پاک ہے؟ بدھ مت کی اہنسا میں ایک قلیل جماعت بھکشو کے لیے نروان (نجات) کو مخصوص رکھنے کے بعد دنیا کو ہست دھرم کے چند اخلاقی سبق دے کر چھوڑ دیا گیا ہے جس میں سیاست تعزیر اور جنگ سب کچھ ہے۔

مسیحیت میں جنگ کہ کلی تحریم کے باوجود جب رومی سلطنت کے مظالم بڑھے تو آخر کار انہوں نے ایسی جنگ برپا کی کہ ناگزیر خونریزی سے بہت آگے نکل گئی۔

ہندو مذہب میں بھی متاخرین فلاسفہ نے ''آہنسا پرمودھرما'' کا عقیدہ تجویز کیا اور جیو ہتیا کرنے کو پاپ قرار دیا مگر اسی عہد کے مقنن منو سے پوچھا گیا کہ ''اگر کوئی شخص ہماری عورتوں پر دست درازی کرے ہمارا مال چھینے یا ہمارے دھرم کی بے آبروئی کرے تو ہم کیا کریں؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''ایسے جفا کار انسان کو ضرور مار ڈالنا چاہیے وہ گرو ہو یا برہمن عالم بوڑھا ہو یا نوجوان۔'' اور ان مذہب کی جنگوں میں جیو ہتیا اور خونریزی کی تفصیلات ہم گن گن کر پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوموں کے اجتماعی فتنہ وفساد کا استیصال و بیخ کنی

اسلامی قانونِ قصاص صرف افراد کے لئے ہی نہیں بلکہ افراد کی طرح ہی جماعتوں کے لیے بھی ہے کیونکہ افراد کی طرح ہی جماعتیں اور قومیں بھی سرکش ہوتی ہیں۔لہذا ان کی بڑھتی ہوئی تعدی و بدکاری کو روکنے کیلئے بھی جہاد یا جنگ ناگزیر ہوجاتی ہے۔نوعیت کے اعتبار سے تو انفرادی اور اجتماعی فتنہ میں کوئی فرق نہیں مگر کیفیت کے اعتبار سے بہت فرق ہے۔انفرادی فتنوں سے تو ایک قلیل جماعت کو آزار پہنچتا ہے اور گز بھر زمین رنگین کر کے اس کا استیصال اور بیخ کنی کی جاسکتی ہے مگر اجتماعی فتنوں سے پوری پوری قوموں پر عرصہ حیات تنگ ہوجاتا ہے۔تمدن کے سارے نظام میں ہل چل برپا ہوجاتی ہے اور جماعتوں یا قوموں کے برپا کردہ اجتماعی فتنہ وفساد کا اور استیصال بیخ کنی خون کی ندیاں بہائے بغیر نہیں ہوسکتی۔ جسے سورۃ محمد آیت ۴ میں **اثخان فی الارض** کو معنی خیز لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ فتنہ وفساد برپا کر کے مخلوق الٰہی کو ستانے والی قوموں اور جماعتوں کو کچل دو تا کہ بنی نوع انسان سکون سے جی سکیں۔

گویا قوموں کے فتنہ وفساد برپا کرنے پر مصر ہوجانے کی حالت میں جنگ جائز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں بلکہ فرض ہو جاتی ہے اور اس وقت انسانیت کی سب سے بڑی خدمت یہی ہوتی ہے کہ ان ظالموں کے خون سے زمین کو سرخ کر دیا جائے اور اللہ کے مظلوم و بے بس بندوں کو ان سے نجات دلائی جائے۔ وہ اپنے کرتوتوں سے اپنے حق حیات کو کھو دیتے ہیں انہیں اور ان کے مددگاروں کو دنیا میں زندہ رہنے کا حق باقی نہیں رہتا۔ (۷۸)

۷۹- الجہاد فی الاسلام بہ تلخیص و اضافہ ص ۲۹. ۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی مصلحت

جسم انسان کے کسی عضو میں زہریلا اور فاسد مادہ بھر گیا ہو جس کے باقی رکھنے سے سارے جسم ہی کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو عقل و مصلحت اندیشی کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ جسم کے اس فاسد و مفسد حصے کو کاٹ کر پھینکا جائے۔ بالکل یہی مثال ان افراد اور قوموں یا جماعتوں کی ہے جن میں مخلوقات الٰہی کو ستانے ان پر ظلم و ستم کرنے اور زمین میں فتنہ و فساد برپا کرنے کا زہریلا مادہ بھر گیا ہو۔ انسانی جسم کے ٹکڑے کی طرح ہی جسم انسانیت کے ایسے ٹکڑوں کو بھی کاٹ پھینکنا ہی عین خدمت انسانیت ہے۔

ممکن ہے دنیا میں کوئی تخیل پسند معلم اخلاق یا متعلم ایسا بھی ہو جس کے نزدیک ایسے ظالموں کا خون بھی گناہ ہو اور اس کی بزدل روح ایسے خون کے تصور سے بھی کانپ اٹھتی ہو ایسا شخص جنگلوں اور پہاڑوں میں جا کر ریاضت سے اپنی روح کو تو ضرور تسکین پہنچا سکتا ہے مگر اس کی تعلیم دنیا کو بدی سے پاک اور ظلم و سرکشی سے محفوظ رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ نفس کش انسانوں کو ایسی جماعت تو ضرور مہیا کر سکتا ہے جو مظلوموں کے ساتھ ظلم سہنے میں خود بھی شریک ہو جائے مگر بلند حوصلہ انسانوں کی ایسی جماعت پیدا کرنا اس کے بس کی بات نہیں۔ جو ظلم کو مٹا کر عدل قائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دے۔اور مخلوق کے لیے امن وچین سے رہنے اور انسانیت کے اعلیٰ نصب العین تک پہنچنے کے وسائل مہیا کر دے۔

فلسفہ جہاد:

عملی اخلاق جس کا مقصد تمدن کا صحیح نظام قائم کرنا ہے دراصل ایک دوسرا ہی فلسفہ ہے جس طرح علم طب کا مقصد لذت کام ودہن نہیں بلکہ اصلاح بدن ہے خواہ سختی سے ہو یا نرمی سے۔ جب تک تلقین وتبلیغ شوریدہ سر جماعتوں کو حدود اخلاق و انسانیت کا پابند بنانے میں کارگر ہوسکتی ہے ان کے خلاف تلوار استعمال کرنا ناجائز بلکہ حرام ہے۔

مگر جب کسی جماعت کی شرارت و بدباطنی حد سے تجاوز کر جائے اور اسے وعظ و تلقین سے راہ راست پر نہ لایا جا سکے تو ہر سچے بہی خواہ انسانیت کا اولین فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اس کے خلاف تلوار اٹھائے اور اس وقت تک آرام نہ لے جب تک اللہ کی مخلوق کو اسکے کھوئے ہوئے حق واپس نہ مل جائیں۔

جنگ و جہاد کی اس ضرورت و مصلحت کو سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَ صَلَوٰتٌ وَ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللهِ كَثِيْرًا﴾. (۷۹)

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو

۷۹۔سورۃ حج: ۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانقاہیں اور گرجے اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا
جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں۔

یعنی جب کوئی گروہ ایسا فساد برپا کرتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں تک برباد کر دے تو ہم دوسرے گروہ کے ذریعے اس کے شر کا خاتمہ کرا دیتے ہیں۔

اور جنگ و جہاد کے اسی مصلحت کو سورہ بقرہ میں جالوت کی سرکشی اور حضرت داودؑ کے ہاتھوں مارے جانے کا ذکر کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا:

﴿وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ﴾ (۸۰)

اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین فساد سے بھر جاتی مگر دنیا والوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (کہ وہ دفع فساد کا انتظام کرتا ہی رہتا ہے۔

اور سورۃ مائدہ میں قوموں کی باہمی عداوت و دشمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ (۸۱)

یہ لوگ جب کبھی جنگ و خونریزی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے یہ لوگ زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

تلوار اٹھانے کا حکم:

۸۰۔ سورہ بقرہ : ۲۵۱
۸۱۔ سورہ مائدہ ، ۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی فساد و بدامنی، طمع و ہوس، بغض و عداوت اور تعصب و تنگ نظری کی جنگ ہے۔ جس کی آگ کو فرو کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا۔

چنانچہ سورۃ حج میں فرمایا:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ﴾ (۸۲)

جن لوگوں سے جنگ کی جاری ہے انہیں لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے اور اللہ ان کی مدد پر یقیناً قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے بے قصور نکالے گئے ہیں ان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔

مظلوموں کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑانے کا حکم

اور سورہ نساء میں مظلوموں کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

۸۲- سورہ حج. ۳۹-۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَصِيرًا﴾ (۸۳)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے ہو جو کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ بڑے ظالم و جفا کار ہیں اور ہمارے لیے خاص اپنی طرف سے محافظ و مددگار مقرر فرما۔

اپنی مدافعت اور مظلوموں کی اعانت کیلئے لڑی جانے والی جنگ کو اللہ نے اس کی راہ میں لڑی جانے والی جنگ قرار دیا ہے اور خاص اللہ کی خوشنودی کیلئے اسے اس وقت تک جاری رکھنے کا حکم دیا ہے جب تک کہ بے گناہ بندوں پر ظلم و جبر اور دنیا سے فتنے کی انتہا نہ ہو جائے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰه.﴾ (۸۴)

ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے۔

اور سورہ انفال میں فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰه.﴾ (۸۵)

اور تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے۔

۸۳- سورۃ نساء. ۷۵
۸۴- سورۃ بقرہ. ۱۹۳
۸۵- سورۃ انفال. ۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ محمد میں ہے

﴿حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾.(۸۶)

یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔

یعنی فتنہ وفساد اور ظلم و جبر کا نام ونشان اس طرح مٹ جائے کہ اس کے مقابلہ میں جنگ کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہ جائے۔

اور حمایت حق میں جنگ و جہاد کی مصلحت وضرورت ظاہر کرنے کے بعد حق و باطل کی حد بندی کرتے ہوئے سورۃ نساء میں فرمایا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطَانِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾(۸۷)

جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے اور اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے اور طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔

اس آیت میں ظلم و جبر اور اللہ کے بے قصور بندوں کو ستانے والوں کی لڑائی کو سبیل طاغوت کی اور ظلم وطغیان کو مٹا کر عدل وانصاف قائم کرنے اور فتنہ وفساد کی جڑ کاٹنے والوں کی لڑائی کو فی سبیل اللہ کی جنگ قرار دیا گیا ہے کہ وہ مظلوموں کی مدد کرتے ہیں۔ گویا خود اللہ کی مدد کرتے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کی بے شمار فضیلت اور قدر و منزلت وارد ہونے کا اصل راز بھی یہی ہے نیز یہ کہ لوگ دنیا میں ہر اس فعل کا نام و

۸۶- سورۃ محمد ۴

۸۷- سورۃ نساء ۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشان مٹانے کے لئے جان بکف ہو جاتے ہیں جن کا ارتکاب اللہ کو نا پسند ہے۔ اسی لیے تو جہاد کو ایمان باللہ کے بعد سب سے بڑا درجہ دیا گیا ہے اور غور کیا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ درحقیقت یہی چیز تمام فضائل و مکارم اخلاق کی روح ہے۔ ایسے ہی بندے زمین کے وارث ہونے کے صحیح مستحق ہو سکتے ہیں۔ جن کے بارے میں سورۃ انبیاء میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴾ (۸۸)

کہ زمین کے وارث میرے نیکوکار بندے ہوں گے۔

اور جہاد اسلامی کی اس حقیقت کو جان لینے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ قوموں کی زندگی اور نظام تمدن میں جہاد کا کیا درجہ ہے۔ المختصر اگر دنیا میں بدی کے خلاف جہاد کرنے اور سرکش قوتوں کو اپنی حدود کی پابندی پر مجبور کیے رکھنے والی قوت موجود ہے تو نظام تمدن میں بے اعتدالی ہرگز نہ آنے پائے گی۔ اعلاء و اعانت حق کی قوت تو یہی ہے لیکن اگر کوئی قوم ان سے قطع نظر کم از کم تحفظ حق پر بھی سختی سے قائم نہ رہ سکے تو اسے قوم کی زندگی یقیناً موت سے بھی بدتر ہے۔ (۸۹)

انسان کے لئے دو ہی راستے...... عزت و شرف یا موت

قرآن کریم کی تعلیم اپنے پیروکاروں میں حمایت حق کی ایسی ناقابل تسخیر روح پیدا کرنا چاہتی ہے جس سے ان میں کسی بھی حال میں بدی و شر کے آگے سر جھکانے اور ظلم و طغیان کے تسلط کو قبول کرنے کی کمزوری پیدا نہ ہونے پائے کیونکہ یہ ضعف درحقیقت جسم و جان کا ضعف نہیں بلکہ قلب و ایمان کا ضعف ہے جس سے عزت و

۸۸- سورۃ انبیاء آیت ۱۰۵

۸۹- الجہاد فی الاسلام مختصرًا۔ از ص ۴۶ تا ۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرافت کے احساسات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور اعلائے حق کی اعلیٰ خدمت تو درکنار وہ خود اپنے آپ کو بھی جادہ حق پر قائم رکھنے میں کامیاب نہیں رہ سکتے اور جسم کی غلامی سے پہلے ہی روح غلام ہو چکتی ہے بلکہ جسم غلامی غیرت شکن اور ذلت انگیز لباس پہنتا ہی تب ہے جب روح، غیرت وحمیت کے جوہر سے عاری ہو جاتی ہے۔

اور اس سے روح شرافت وغیرت رخصت ہو چکی ہوتی ہے اور قرآن نے انسان کو صرف دو ہی راہیں بتائی ہیں۔ ایک شرف اور دوسری موت۔ زندگی تیسری راہ بے شرف کی اس نے بتائی ہی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے تمام معاملات میں تحمل وبرداشت کی تعلیم دی ہے مگر ایسے کسی حملے کو برداشت کرنے کی تعلیم نہیں دی جو دین اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں پر کوئی دوسرا نظام مسلط کرنے کے لئے کیا جائے۔ اسے برداشت کرنے کے بجائے پوری قوت کے ساتھ دفع کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے:

﴿وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ (۹۰)

جو لوگ تم سے لڑتے ہیں ان سے اللہ کی راہ میں جنگ کرو مگر لڑنے میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرو یعنی ظلم پر نہ اتر آؤ کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حفاظت دین اسلام اور مدافعت دیار اسلامیہ کا حکم

حفاظت دین اسلام اور مدافعت دیار اسلامیہ کا حکم ایسا سخت ہے کہ جب کوئی

۹۰- سورۃ بقرہ. ۱۹۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوت اسلام کو مٹانے اور اسلامی نظام کو فنا کرنے کے لئے حملہ آور ہو تو تمام مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور اسلامی حکومت یا دیار اسلامیہ پر غاصبانہ حملے کے وقت دفاعی جہاد اسی قطعیت کے ساتھ فرض ہے اور چونکہ کسی کا اسلامی حکومت یا اسلامی قومیت پر حملہ کرنا عین اسلام پر حملہ کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ صرف اسی شہر یا ملک کے مسلمانوں پر دفاع کا فرض عائد نہیں کیا گیا جس پر حملہ کیا گیا ہو بلکہ اگر وہ اپنے دفاع سے بوجوہ عاجز ہوں تو روئے زمین کے تمام مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ اس ملک یا شہر کے مسلمانوں کو غلبہ اعداء سے بچائیں۔

اس فرضیت عینیہ اور قطعیت سے بھی بڑھ کر غزوہ تبوک کے بارے میں نازل ہونے والی سورۃ توبہ کی آیت ۴۳ تا ۴۵ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی قوت اسلام اور مسلمانوں کے استقلال قومی کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہو اور نفیر عام (یعنی حکومت کی طرف سے جہاد میں شرکت اعلان عام) ہو جائے تو اس وقت یہ جہاد ایمان کے صدق و کذب کی کسوٹی بن جاتا ہے حتی کہ ایسے موقع پر جب جہاد عین اور ایمان کی جانچ کا معیار بن جائے تو والدین کی اجازت لینا بھی ضروری نہیں رہ جاتا البتہ اگر فرض کفایہ کی حد تک رہے تو جہاد کے لئے والدین کی اجازت لینا ضروری ہے۔ (۹۱)

نیز وجوب جہاد اور اس کی فرضیت عینیہ کی تین حالتوں کے لئے بھی فقہ السنہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۹۲)

❖❖❖

۹۱۔ فقہ السنہ ۲/ ۶۲۱۔۶۲۳

۹۲۔ فقہ السنہ ۲/ ۶۲۱۔۶۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفاعی جہاد اور
اس کی متعدد صورتیں

اور قوائے ظلم وشر کی طرف سے حملہ کی صرف یہی ایک صورت نہیں کہ سلطنت باقاعدہ اعلان جنگ کر کے دارالسلام پر حملہ آور ہو بلکہ اس کے علاوہ بھی کئی صورتیں ہیں جن سے ایک قوم کے امن اطمینان اور اس کی اجتماعی زندگی کو خطرہ میں مبتلا کیا جا سکتا ہے۔لہذا دفاعی جہاد کی بھی کئی صورتیں ہیں۔مثلاً

1- ظلم وتعدی کے جواب میں جہاد کرنا

چنانچہ اکابر مفسرین کے نزدیک اذن جہاد وقتال کے بارے میں جو حکم سب سے پہلے نازل ہوا، وہ سورہ حج کے آیات تھیں، جن میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ﴾ (۹۳)

جن لوگوں سے جنگ جاری ہے انہیں (دفاعی جہاد و) جنگ کی

۹۳- سورة حج . ۳۹. ۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دی گئی کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی مدد پر یقیناً قدرت رکھتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے اللہ ہی ہمارا رب ہے۔

جبکہ امام ابن جریر اور بعض دیگر مفسرین کے نزدیک اذن جہاد کی پہلی آیات سورہ بقرہ کی ہیں جن میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾

اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے (زیادتی کرنے) والوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (۹۴)

اور انہیں مارو جہاں پاؤ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے کیونکہ فتنہ قتل سے زیادہ بری چیز ہے۔

ان مذکورہ آیات سے چار باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1- جب کوئی قوم مسلمانوں سے جنگ کرے اور ان پر ظلم وستم ڈھائے تو مسلمانوں کے لیے بھی اپنے دفاع میں جہاد کرنا جائز ہے۔

2- جو لوگ مسلمانوں کے گھربار چھین کر انہیں بے گھر کر دیں اور ان کے حقوق سلب کر لیں اور انہیں ان کی املاک سے بے دخل کر دیں تو ان کے ساتھ بھی مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیے۔

۹۴- سورۃ بقرہ ۱۹۰، ۱۹۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3- جب مسلمانوں پر ان کے مذہبی عقائد کے باعث تشدد کیا جائے اور انہیں محض اس لیے ستایا جائے کہ مسلمان ہیں اور اللہ کو رب کہتے ہیں تو بھی ان کے لیے مذہبی آزادی کی خاطر جہاد کرنا جائز ہے۔

4- دشمن غلبہ پا کر مسلمانوں کو جس سرزمین سے نکال دے اور ان کے اقتدار کو وہاں سے مٹا دے اسے حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کو دوبارہ کوشش کرنا چاہیے اور جب کبھی بھی مسلمانوں کو طاقت حاصل ہو جائے تو غاصبوں کو ان تمام مقامات سے نکال دینا چاہیے جہاں سے انہوں نے مسلمانوں کو نکالا تھا۔ (۹۵)

اب ذرا نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا مشرکین کے ہاتھوں تنگ آ کر ہجرت مدینہ پر روانہ ہونے اور چند سال کے بعد فاتحانہ شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی تاریخ چشم تصور میں لائیں۔ ان آیات میں مذکور احکام کا عملی ثبوت خود بخود سامنے آجائے گا۔

2۔ راہ حق کی حفاظت کیلئے جہاد کرنا

دفاعی جہاد کی دوسری صورت ہے راہِ حق کی حفاظت کیلئے جہاد کرنا۔ چنانچہ سورۃ انفال میں جن کفار کے خلاف جہاد کرنے اور جن کی جڑ کاٹ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کا قصور یہ بتایا گیا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ﴾ (۹۶)

۹۵- الجهاد فی الاسلام بلااختصار از ص ۵۳ تا ۶۳

۹۶- سورۃ انفال۔ ۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولوگ کافر ہیں وہ اپنے مال اس لیے صرف کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکیں اور وہ اسی مقصد کے لیے مال صرف کیے جائیں گے یہاں تک کہ ان کو پچھتانا پڑے گا اور وہ مغلوب کیے جائیں گے۔

تھوڑا سا آگے چل کر قریش کی اس فوج کو جو میدان بدر میں مسلمانوں سے لڑنے کیلئے نکلی تھی۔ اس طرح ذکر کیا ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ﴾(۹۷)

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو تفاخر کے طور پر لوگوں کو دکھانے کیلئے اپنے گھر سے نکلے تھے اور وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے روک رہے ہیں۔

جبکہ سورۃ توبہ میں پھر ان مشرکین کا جرم جن سے قتال و جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ بتایا گیا ہے:

﴿اِشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللهِ ثَمَناً قَلِيْلاً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.﴾(۹۸)

ان لوگوں نے آیات الٰہی کا سودا بڑی ہی کم قیمت پر کیا اور اس کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے یہ بہت برا کام ہے جو وہ کام کرتے ہیں۔

﴿وَقَاتِلُوْا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

۹۷–سورۃ انفال ۴۷۔۵۰

۹۸– سورۃ توبہ ۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاٰخِرِ.. الخ﴾ (۹۹)

اور ان لوگوں کے ساتھ جہاد و قتال کرو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

اور پھر ان کے جرائم کی تفصیل یوں دی گئی ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (۱۰۰)

اے ایمان والو (اہل کتاب کے) بہت سے احبار اور راہب لوگوں کے اموال ناجائز طور پر کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔

سورہ محمد میں زیادہ وضاحت کے ساتھ فرمایا:

﴿ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴾ (۱۰۱)

جن لوگوں نے دین حق کو ماننے سے انکار کر دیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے ان کے اعمال اللہ نے ضائع کر دیے۔

اور فرمایا:

﴿فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾ (۱۰۲)

۹۹ـــ سورۃ توبہ ۲۹۔ ۱۰۰ـــ سورۃ توبہ ۳۴۔

۱۰۱ـــ سورۃ محمد ۱۔

۱۰۲ـــ سورۃ محمد ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس جب تمہاری ان منکروں سے مڈبھیڑ ہو تو گردنیں مارو یہاں
تک کہ ان کی طاقت کچل ڈالو اس کے بعد قید کی گرفت کو مضبوط کرو اور
انہیں گرفتار کرلو پھر تمہیں اختیار ہے خواہ احسان کا معاملہ کرو یا فدیہ لے لو
یہ عمل اس وقت تک جاری رکھو جب تک جنگ اپنے ہتھیار نہ ڈال دے
اور (اس کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ "صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ" یعنی اللہ کی راہ سے روکنا بھی ایسا جرم ہے جس کے خلاف جنگ و جہاد ضروری ہے اور اللہ کی راہ سے مراد وہی دین حق ہے جسے قرآن کریم میں صراط مستقیم بھی کہا گیا ہے اور قرآن کریم کے انداز بیان کی انتہائی خوبی ہے کہ اس نے دین کو راستہ سے تعبیر کیا ہے۔ گویا وہ ایک طریق ہے جو سیدھا منزل تک لے جاتا ہے اور جس پر شیطان و اولیائے شیطان راہزنی کرتے ہیں۔ اس طرح جو لوگ دوسروں کو اسلام قبول کرنے سے روکیں مسلمانوں کو زبردستی مرتد بنانے کی کوشش کریں اور مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کو مشکل بنادیں اور اسلام کی راہ سے روکنے والے ایسے گروہ کو راستہ سے ہٹادینا اور اس کا زور توڑ دینا مسلمانوں کا اخلاقی حق بھی ہے اور دینی فرض بھی۔

3- دغابازی وعہد شکنی کرنے والوں کو ان کے اس فعل کی پاداش میں سزا دینے کے لئے جہاد کرنا:

دفاعی جہاد کی تیسری صورت ہے دغابازی وعہد شکنی کرنے والوں کو ان کے اس فعل کی پاداش میں سزا دینے کیلئے جہاد کرنا۔

چنانچہ سورہ انفال کی آیت ۵۵ تا ۵۸، سورہ توبہ کی آیت ۱ اور ۲ پھر آیت ۵، آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت ۷ اور ۸ اور پھر آیت ۱۰ تا ۱۴ کی تلاوت کریں اور ترجمہ وتفسیر دیکھیں اور ان کے اسباب نزول پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان چودہ ہی آیات سے جو احکام جہاد وقتل سامنے آتے ہیں۔ان میں سے:

1- پہلا یہ کہ جو لوگ مسلمانوں سے عہد معاہدہ کر کے توڑ دیں ان سے جہاد وقتال کرنا چاہیے اور اس حکم میں وہ کفار بھی آجاتے ہیں جو مسلمانوں سے اطاعت کا معاہدہ کر کے پھر اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کریں۔

2- دوسرا یہ کہ جن سے معاہدہ تو باقی ہو مگر ان کا رویہ ایسا مخالفانہ ومعاندانہ ہو کہ اسلام اور مسلمانوں کو ہر وقت ان سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ لگا رہے تو انہیں علی الاعلان فسخ معاہدہ کا نوٹس دے دینا چاہیے اور اس کے بعد ان کی دشمنی کا منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔

3- اور تیسرا یہ کہ جو لوگ بار بار بدعہدی ودغابازی کریں اور جن کے عہد اقرار کا کوئی اعتبار نہ رہے اور جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں اخلاق وانسانیت کے کسی بھی آئین کا لحاظ نہ رکھیں ان سے دائمی جہاد کا حکم ہے اور صرف اسی صورت میں ان سے صلح ہو سکتی ہے کہ وہ توبہ کریں اور اسلام لے آئیں ورنہ ان کے اثر سے اسلام اور بلاد اسلامیہ کو محفوظ رکھنے کے لیے قتل، گرفتاری، محاصرہ اور ایسی دوسری جہاد وجنگ اختیار کرتے رہنا ضروری ہے۔

4- اندرونی دشمنوں کا استیصال وبیخ کنی

دفاعی جہاد کی چوتھی شکل یا صورت اندرونی دشمنوں کا استیصال وبیخ کنی بھی ہے کیونکہ مذکورہ کھلے ہوئے اور بیرونی دشمنوں کے علاوہ کچھ اندرونی بھی ہیں، جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہر میں دوست اور باطن میں اسلام کی جڑیں کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس گروہ میں داخل ہیں جن کے لئے قرآن حکیم نے "منافق" کا جامع لفظ استعمال کیا ہے۔

چنانچہ سورہ توبہ آیت ۷۳، سورہ احزاب آیت ۶۰، اور ۶۱ اور سورہ نساء آیت ۸۹ اور ۹۱ میں ان اندرونی دشمنوں یعنی منافقین یا دورخے لوگوں کا وہ جرم بیان کیا گیا ہے جس کے باعث یہ واجب القتل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ منافقین کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں- اس کی مزید تفصیل کے لئے سورہ نساء آیت ۸۱ سورہ توبہ آیت ۴۷، ۴۸، ۵۷، ۶۷، سورہ احزاب آیت ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور سورہ منافقون کی پہلی اور دوسری آیت کا ترجمہ پڑھ لیں۔

یہ آیات بتاتی ہیں کہ منافقین میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جس کے ساتھ ظاہر میں بھی مسلمانوں سا معاملہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس گروہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یا تو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اعلانیہ کفر کی باتیں کرتا ہے یا زبان سے بدستور اسلام کا اقرار کرتا رہتا ہے مگر اس کی حرکات یہ ہوتی ہیں کہ ہر وقت مسلمانوں کے درپئے آزار رہتا ہے۔ طرح طرح سے انہیں تکلیفیں پہنچانے کی تدابیر کرتا ہے ان کے دشمنوں سے ساز باز رکھتا ہے۔ ان کی خفیہ خبریں دشمنوں کو پہنچاتا ہے مسلمانوں کا ایمان بگاڑنے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا ہے۔ ان کی جماعت میں ریشہ دوانیاں کر کے تفرقہ برپا کرتا ہے۔ ان کے دشمنوں کو اخلاقی و عملی مدد پہنچاتا ہے اور اسلام پر جب کوئی مشکل وقت آتا ہے تو یہ گروہ اس کی حفاظت کی بجائے خوش ہوتا ہے اور مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ گروہ اسلام کیلئے بیرونی دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے جو لوگ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غدار گروہ سے تعلق رکھتے ہیں خواہ وہ ہر وقت کلمہ توحید و رسالت پڑھتے ہوں خواہ ظاہری حیثیت سے ان کے اسلام میں کسی شک کی گنجائش نہ ہو مگر ان کے ساتھ قطعاً کوئی رعایت نہیں کرنی چاہیے اور جب ان سے ان جرائم کا صدور ہو تو جسم اسلام کے پھوڑوں پر سختی کے ساتھ اصلاح کا نشتر کرنا ہی چاہیے۔ (۱۰۳)

5-حفاظت امن کے لیے جہاد کرنا

دشمنوں کی ایک قسم وہ بھی ہے جو بلد اسلامی (دارالسلام) کے اندر رہ کر یا باہر سے آکر اس میں فساد پھیلاتی ہے۔ ڈاکے ڈالتی اور قتل و غارت کا بازار گرم کرتی ہے اور اسلامی حکومت کے امن و امان میں خلل برپا کرتی ہے یا تشدد (دہشت گردی) کے ذریعے اسلامی نظام کا تختہ الٹنے کی کوشش کرتی ہے۔

ان کے متعلق سورہ مائدہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ. اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (۱۰۴)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں (لوٹ مار سے) فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کئے

۱۰۳- مختصر الجہاد فی الاسلام، ۶۳ تا ۷۵

۱۰۴- سورہ مائدہ: ۳۳-۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں یا صلیب پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ ملک بدر کردئے جائیں۔ یہ رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور (اس کے علاوہ) آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب ہے سوائے ان لوگوں کو جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قدرت پاؤ (یعنی گرفتار کرو) توبہ کرلیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

''اللہ و رسول سے جنگ'' کا مطلب

اس آیت میں ﴿اَلَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ﴾ کے جو الفاظ ہیں کہ ''وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے یا جنگ کرتے ہیں'' ان سے مراد مسلمانوں سے برسرپیکار کفار نہیں ہیں جیسا کہ اس کا دھوکہ ہوتا ہے بلکہ فقہ اسلامی میں اللہ و رسول سے جنگ کا اطلاق دو قسم کے جرائم پر کیا گیا ہے۔ ایک وہ جن سے مقصود دارالاسلام میں قتل و غارت گری اور ڈاکہ زنی کے ذریعے بدنظمی پیدا کرنا ہو۔ دوسرا غیر اسلامی نظام قائم کرنا ہو۔

اور پڑھے لکھے لوگوں کی آسانی کے لیے عرض کردیں کہ ''اللہ و رسول سے جنگ'' ایک اصطلاح ہے جو اسی معنی و مفہوم میں بیان کی گئی ہے جس معنی تعزیرات ہند یا دیگر ممالک کے آئین و دساتیر میں (WAIGING WAR AGAINST THE KING WAIGINE کا فقرہ استعمال ہوتا رہا ہے اور اللہ و رسول سے محاربت کے مفہوم سے مراد فساد فی الارض کی سعی و کوشش کرنا ہے۔

اور اسی کی تائید صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ اور مسند احمد کی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ میں رہنے لگے مگر مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ سے باہر اونٹوں کی چراگاہوں میں جا کر رہنے کا حکم فرمایا۔ وہ وہاں جا کر رہے اور واقعی تندرست ہو گئے اور شکر نعمت کی بجائے دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے۔ نبی ﷺ کے چرواہوں کو قتل کیا اور ان کی آنکھیں سلائی پھیر کر پھوڑ دیں۔ ان کے اس فعل کی خبر نبی ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے پکڑوا کر واپس منگایا ان کے ہاتھوں پاؤں کٹوائے ان کی آنکھیں نکلوائیں اور انہیں دھوپ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ان کی اس سزا کو بیان کرنے کے لیے مذکورہ آیت نازل ہوئی تھی جیسا کہ ابوداؤد، نسائی اور مسند احمد میں مذکور ہے۔

اس آیت کے شان نزول میں اگرچہ دیگر اقوال بھی ہیں مگر اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم میں یہ عبرت ناک سزائیں جو تجویز کی گئی ہے یہ انہیں لوگوں کے لئے ہیں جو فسادی ہوں، امن و آئین کے خلاف مسلح بغاوت کرنے والے ہوں اور دارالسلام کے امن و امان میں لوٹ مار اور قتل و غارت سے خلل برپا کریں اور سزاؤں کے مختلف مدارج، نوعیت جرم کے مختلف مدراج سے تعلق رکھتے ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ (۱۰۵)

6۔ مظلوم مسلمانوں کی حمایت کیلئے جہاد کرنا

دفاعی جہاد کی چھٹی اور آخری صورت، مظلوم مسلمانوں کی حمایت کے لئے جہاد

۱۰۵ – للتفصیل بخاری مع الفتح کتاب الحدود ۱۲/۱۰۹ وکتاب الزکاۃ و کتاب الجهاد و کتاب الطب. صحیح مسلم مع شرح النووی ۱۱/۱/۲/۱۵۳ طبع بیروت دارالفکر نسائی کتاب الطهارۃ والتحریم .ابن ماجه بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی کتاب الحدود ۲/۸۷۱ طبع دارالفکر بیروت مسند احمد ۳/۱۰۷، ۱۶۱، ۱۶۳، ۲۰۵، ۲۳۳ الفتح الربانی للبناء ۱۸/۱۲۸، ۱۶/۱۲۳ کتاب الحدود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت اپنی کمزوری و بے چارگی کے باعث دشمنوں کے پنجہ میں پھنس جائے اور اس میں اتنی قوت نہ ہو کہ اپنے آپ کو گرفتاری سے چھڑا سکے۔ ایسی حالت میں بھی دوسرے مسلمانوں پر، جو آزاد ہوں اور جہاد کی قوت رکھتے ہوں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کو اس ظلم سے نجات دلانے کیلئے جہاد کریں۔

سورۃ نساء میں ہے:

﴿وَمَالَكُمْ لاَ تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَ جْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾ (۱۰۶)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے جنگ و جہاد نہیں کرتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ بڑے ظالم و جفا کار ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کسی حامی اور اپنی طرف سے کسی کو مددگار بنا۔

اور سورہ انفال میں وضاحت کے ساتھ اس اعانت کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَالَكُمْ مِّنْ وَلاَ يَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

۱۰۶ ـــ سورہ نساء ۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿ (۱۰۷)

جو لوگ ایمان تو لائے ہیں مگر دار الکفر کو چھوڑ کر دار الاسلام میں نہیں آئے ان کی ولایت و کارسازی (یعنی تمدنی و سیاسی تعلقات) کا کوئی تعلق تم سے نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں البتہ اگر وہ دین کے بارے میں تم سے مدد طلب کریں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم ہے۔ سوائے اس صورت کے جب وہ کسی ایسی قوم کے خلاف مدد مانگیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھتا ہے جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے ولی و مددگار ہیں پس تم (مسلمانوں کی مدد) نہ کرو گے تم زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔

نصرت کا تعلق دین کے ساتھ

یہاں ﴿اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ﴾ میں صاف طور پر بتلا دیا ہے کہ نصرت کا تعلق دین کے ساتھ قائم ہے اور کوئی مسلمان خواہ دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ ہو اس سے مسلمانوں کا تعلق نصرت و مددگاری کسی حال میں منقطع نہیں ہو سکتا۔

اور آخر میں بتا دیا ہے کہ دیکھو تمام کفار اسلام کو مٹانے میں اپنی باہمی مخالفتوں اور

۱۰۷۔سورہ انفال ۷۲، ۷۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دشمنیوں کے باوجود مسلمانوں کے مقابلے میں کس طرح ایک ہو جاتے ہیں اور اگر تم بھی ایسا نہ کرو گے تم زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہو گا۔ غلبہ کفر کو قرآنی اصطلاح میں فتنہ اور غلبہ ضلالت و گمراہی کو فساد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فتنہ و فساد کا مقابلہ کرنا مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔

مستقل فوج کی ضرورت

دفاعی جہاد کی مذکورہ چھ ہی قسموں کے لئے اعداء دین و دولت اسلامیہ کی خاطر ہنگامی اور عارضی فوج (MILITIA) کافی نہیں ہو سکتی بلکہ مستقل فوج مرابط (STANDING ARMY) کی ضرورت ہے جو ہر وقت کمربستہ و مستعد رہے جس کی تاکید اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں یوں فرمائی ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (۱۰۸)

اور ان (دشمنوں) کے مقابلہ کیلئے قوت (یعنی سامان جنگ) اور ہمیشہ تیار رہنے والے گھوڑے مہیا رکھو اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور ان کے سوا ان لوگوں کو مرعوب و خوف زدہ کرو گے جنہیں تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے۔ اس کام کے لئے جو کچھ تم فی سبیل اللہ خرچ کرو گے۔ وہ تمہیں پورے کا پورا واپس مل جائے گا۔ اور تم پر ہرگز

۱۰۸ — سورہ انفال : ۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظلم نہیں کیا جائے گا۔

یُوَفَّ اِلَیْکُمْ میں بتا دیا ہے کہ اس حفظ ماتقدم کی تیاری اور اسلحہ وفوج پر جو خرچہ اٹھے گا اسے یہ نہ سمجھو کہ ضائع ہو گیا ہے بلکہ دنیا میں امن وامان اور ترقی اسلام کی شکل میں اور آخرت میں خوشنودی الٰہی کی صورت میں پورے کا پورا واپس مل جائے گا۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔

❖ ❖ ❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

(انسانی جان کی قیمت اور فلسفہ جہاد)

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۱	قرآن کریم		
۲	البحر المحیط	علامہ ابوحیان	طبع بیروت
۳	بلوغ المرام مع شرحہ سبل السلام	الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	المکتبہ التجاریہ الکبری، مصر
۴	تفسیر کبیر	الامام فخر الدین رازی	طبع بیروت ومطبع خیریہ، مصر
۵	تفسیر القرآن العظیم	امام ابن کثیر	طبع حلبی، مصر
۶	تفسیر ابن کثیر (اردو)	امام ابن کثیر	مکتبہ تعمیر انسانیت۔ لاہور
۷	تیسیر العلی العزیز باختصار تفسیر ابن کثیر	علامہ محمد نسیب الرفاعی	طبع بیروت
۸	الترغیب والترہیب	المنذری بتحقیق محمد محی الدین عبدالحمید	طبع بیروت ومصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹	تطہیر المجتمعات، من ارجاس الموبقات	احمد بن حجر آل بوطامی قاضی قطر	طبع قطر
۱۰	تفہیم القرآن	مولانا مودودی	مکتبہ تعمیر انسانیت۔لاہور
۱۱	تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی	عبدالرحمٰن مبارکپوری	طبع مدنی
۱۲	الجہاد فی الاسلام	مولانا مودودی	طبع ہشتم، ادارہ ترجمان القرآن لاہور
۱۳	الجامع لاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی	امام قرطبی	طبع ثالث۔دارالکتب المصریہ
۱۴	الدر المنثور		دارالثقافہ، بیروت
۱۵	ریاض الصالحین	للنووی بتحقیق الارناؤوط	دارالمامون، دمشق
۱۶	ریاض الصالحین	تحقیق علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
۱۷	الزواجر	ابن حجر الہیثمی	طبع بیروت
۱۸	سنن ابن ماجہ	تحقیق محمد فواد عبدالباقی	دارالفکر، بیروت
۱۹	سنن ابن ماجہ		طبع حلبی، مصر ۱۳۱۳ھ
۲۰	سنن الدارمی		طبع بیروت
۲۱	سبل السلام شرح بلوغ المرام	للصنعانی و مع التخریجات	المکتبۃ التجاریہ الکبری، مصر طبع بیروت
۲۲	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	علامہ محمد ناصر الدین البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
۲۳	شرح السنۃ بغوی	تحقیق شیخ ارناووط	المکتب الاسلامی، بیروت
۲۴	صحیح بخاری مع الفتح الباری	تحقیق شیخ ارناووط	دارالافتاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵	صحیح سنن ابی داود	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۶	صحیح سنن الترمذی	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۷	صحیح سنن النسائی	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۸	صحیح مسلم	تحقیق محمد فواد عبدالباقی	طبع بیروت ومصر
۲۹	صحیح مسلم مع شرحہ للنووی	تحقیق الدکتور بغا	دارالفکر، بیروت
۳۰	صحیح ابن حبان (موارد الظمآن الہیثمی)	الفاسی۔ الارناؤوط	المکتبہ الحدثیہ، الریاض
۳۱	صحیح الترغیب والترہیب	علامہ محمد ناصرالدین البانی	مکتبہ المعارف۔ الریاض
۳۲	صحیح الجامع الصغیر	علامہ محمد ناصرالدین البانی	طبع المکتب الاسلامی۔ بیروت
۳۳	ضعیف ابی داؤد	علامہ محمد ناصرالدین البانی	طبع المکتب الاسلامی۔ بیروت
۳۴	ضعیف سنن ابن ماجہ	علامہ محمد ناصرالدین البانی	طبع المکتب الاسلامی۔ بیروت
۳۵	ضعیف سنن الترمذی	علامہ محمد ناصرالدین البانی	طبع المکتب الاسلامی۔ بیروت
۳۶	الفتح الربانی ترتیب مسند احمد	احمد عبدالرحمٰن البناء	دارالشہاب۔ قاہرہ۔ مصر
۳۷	فتح الباری شرح صحیح بخاری	احمد بن حجر عسقلانی	دارالافتاء الریاض، سعودیہ
۳۸	فقہ السنہ	سید سابق	طبع بیروت
۳۹	فی ظلال القرآن	سید قطب الشہید	دارالشرق، مصر
۴۰	قضیۃ تحدید النسل فی الشریعۃ الاسلامیۃ	ام کلثوم یحیٰ مصطفیٰ الخطیب لیکچرس گرلز کالج الامام السعود	الدار السعودیہ للنشر والتوزیع
۴۱	الکبائر	علامہ ذہبی تحقیق محمد عبدالرزاق حمزہ	مکہ مکرمہ طبع الریاض

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۴۲	الکبائر	شیخ محمد بن عبدالوہاب	دارالافتاء الریاض۔سعودیہ
۴۳	کنزالدقائق	قاسمی۔دیوبند	
۴۴	مشکوٰۃ المصابیح	تحقیق محمد ناصرالدین البانی	المکتب الاسلامی۔بیروت
۴۵	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	طبع بیروت
۴۶	المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث	تعریب محمد فواد عبدالباقی تالیف مستشرق۔اے۔ای ونسنک ورفقاء	طبع لیڈن
۴۷	مجمع الزوائد منبع الفوائد	علامہ ہیثمی	مؤسسہ المعارف۔بیروت
۴۸	مستدرک حاکم	للحاکم	طبع بیروت
۴۹	معجم طبرانی کبیر	تحقیق حمدی عبدالمجید السلفی	
۵۰	نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	امام شوکانی	طبع بیروت
۵۱	نتائج التقلید	مولانا اشرف علی سندھو	دعوۃ الحق بمبئی
۵۲	الہدایۃ	مرغینانی حنفی	المکتبہ السلفیۃ۔لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج اور قربانی کے موضوع پر لکھی منفرد انداز کی حامل

سُوئے حرم

تصنیف و تالیف : محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ ، الخبر سعودی عرب

تخریج و تحقیق : حافظ عبدالرؤف صاحب ، فاضل مدینہ یونیورسٹی

* حج وعمرہ اور قربانی کے احکام ومسائل پر اردو میں متعدد کتابیں موجود ہیں لیکن یہ کتاب اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہے (مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف، لاہور، پاکستان)

* سوئے حرم مع اپنی تعلیقات کے جدید طرز تصنیف کی نمائندہ ایک خوبصورت اور معنی آفرین کتاب ہے اس کے مندرجات اور تعلیقات ہر دو سے لکھنے والوں کے خون جگر کی سرخی صاف چھلکتی نظر آتی ہے۔ (مولانا سراج الحق، مدیر ماہنامہ ''الفلاح''، انڈیا)

* یوں تو اس موضوع پر متعدد تصانیف موجود ہیں مگر جامعہ اسلامیہ کے فاضل محقق حافظ عبدالرؤف صاحب نے جملہ مسائل کی انوکھی تحقیق کے ذریعے اس کتاب کو جداگانہ رنگ دے دیا ہے۔ (مولانا عطاء اللہ خان، سرپرست ''نوائے اسلام'' دہلی، انڈیا)

* حج وعمرہ اور قربانی کے موضوع پر اردو زبان میں میری نظر میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اس کتاب کی تالیف پر جہاں مؤلف قابل مبارک باد ہیں وہیں مخرج معلق بھی لائق صد تحسین ہیں۔ (مولانا رضاء اللہ عبدالکریم المدنی ''ترجمان'' دہلی، انڈیا)

* سوئے حرام سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی اور قابل رشک حد تک علمی و تحقیقی اور جاندار کتاب ہے اس کتاب کے ورق ورق پر تصنیف وتخریج کا جدید محققانہ احساس رواں دواں نظر آتا ہے۔ (روزنامہ ''سیاست'' حیدرآباد، انڈیا)

حج اور عمرہ اور قربانی کے موضوع پر بے نظیر کتاب
480 احادیث وآثار کی علمی انداز میں مفصل تخریج

* مستند دلائل * علمی نکات واشارات * مضبوط جلد
* عمدہ کتابت * 658 صفحات * ہدیہ 180 روپے
* جاذب نظر ٹائٹل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، سعودی عرب کی علمی و تحقیقی تصانیف

- فقہ الصلاۃ (دو جلد)
- مسنون ذکر الٰہی
- قبولیت عمل کی شرائط
- شراب اور دیگر منشیات
- سوئے حرم
- رمضان المبارک، روحانی تربیت کا مہینہ
- آئینہ نبوت
- سیرت امام الانبیاء
- مذمت فحاشی و زنا کاری
- گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول
- طریق الامان عن عمل الشیطان (مذمت لواطت و اغلام بازی)
- آمین...... معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم
- ظہور امام مہدی